

Posted On Kitab Nagri

خون بہا

زرش نور

ایک بلیک مرسدیز تیزی سے گاؤں کی حدود کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اونچی نیچی پتھریلی سڑک پہاڑوں کو چیر کر بنائی گئی تھی۔ ہر دو کلومیٹر کے بعد ڈھلوان آ جاتی۔ ڈرائیور بہت احتیاط سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں سی سختی تھی۔ آنکھیں ضبط کی کوشش میں لال انگارہ ہو رہی تھی۔ بلیک کلر کے قمیض شلوار میں ملبوس پاؤں میں پشوری چپل پہنے ایک کلائی میں قیمتی رسٹ واچ جبکہ دوسری کلائی میں بلیک کلر کا ایک دھاگا باندھ رکھا تھا۔ دھوپ کی تمازت کی وجہ سے اس کی رنگت دھمک رہی تھی۔ گاڑی میں اسے سی کے باوجود اس کی پیشانی پسینے سے عرق آلود تھی۔ وہ گاؤں کی حدود میں داخل ہوا تو گاؤں میں بنے چھوٹے بڑے گھروں کے درمیان میں موجود سرخ اینٹوں والی دیو قامت حویلی موجود تھی۔ دور سے ہی اسے بہت سے لوگ حویلی کے باہر جمع دکھائی دیے۔ جس وقت اس کی گاڑی وہاں پہنچی لوگوں نے ایک سائیڈ پہ ہو کر گاڑی کو راستہ دیا اور گاڑی حویلی کے اندر داخل ہو گئی۔ جس وقت وہ گاڑی سے اتر کر حویلی کے اندر داخل ہوا وہاں ایک کھرام برپا تھا۔ اس کے عظیم باپ کی میت کے پاس بیٹھی اس کی ماں اور بہنیں بین ڈال رہی تھی۔ اسے دیکھ کر اس کی ماں بھاگ کر اس تک پہنچی اور اس کے گلے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اور روتی بھکتی ماں اور بہنوں کو دیکھ کر بھی اس کی آنکھ میں سے ایک آنسو بھی نہ ٹپکا۔ اس نے ماں کا سر چومنا اور بہنوں کے سر پر ہاتھ رکھ وہ گاؤں کے کچھ اور لوگوں کے ساتھ باپ کی میت کو کندھا دیا اور تدفین کے لئے لے گئی۔

تدفین کے بعد وہ ڈھیرے پر آگیا تھا۔ جہاں اس کے باپ کے کچھ خاص لوگ شامل تھے۔

سردار صاحب اب آگے کیا کریں گے۔ سنا ہے سردار سلطان محمد نے اپنے بیٹے دراب کو شہر بھجوا دیا ہے۔ زرغام علی خان نے غائب دماغی سے سب پر ایک نظر ڈالی۔ سردار اعلیٰ کو پیغام بھجوا دو کہ فیصلہ جرگے میں ہو گا۔ اور سلطان محمد کو پیغام بھیجیں کہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر کل جرگے میں پہنچ آئے۔

سب نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی بند و قیں کندھوں پر ڈالتے ہوئے باہر نکل گئی۔

نور خان تم یہی رکو۔ اس کی آواز پر وہ ایک سائیڈ کو مودب سا کھڑا ہو گیا۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد زرغام کی آواز گونجی ”نور خان تفصیل سے بتاؤ۔ کیا ہوا تھا وہاں؟“

www.kitabnagri.com

سردار ہمارے گاؤں کی ایک لڑکی کے باپ نے آکر بتایا تھا کہ دراب خان اور اس کے کچھ دوستوں نے اسے اغوا کر کے اپنے ڈیرے پر لے کر گئی تھی۔ جہاں اسے زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس شخص کی شکایت پر جرگہ بلایا گیا تھا۔ سردار کے ساتھ یہاں سے صرف میں ہی گیا تھا۔ پنچائیت میں سردار اعلیٰ نے دونوں طرف کی بات سن کر فیصلہ کیا کہ دراب خان کو قید کر لیا جائے۔ جس پر سردار صاحب نے کہا کہ اسے قید کرنے جی بجائے سنگسار کیا جائے۔ اس بات پر سلطان محمد اور سردار صاحب کے درمیان تلخ کلامی ہوئی۔ جس کے بعد جرگہ نے سردار

Posted On Kitab Nagri

کافیصلہ مان لیا۔ لیکن اچانک دراب خان اور اس کے آدمیوں نے بند و قیں نکال لیں اور پھر دراب خان نے سردار کے سینے پر پہ در پہ فائی رکھے اور اپنے آدمیوں کے ساتھ ہوائی فائی رنگ کرتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا۔

----- جگے میں سب لوگ وجود تھے۔ ماسوائے سردار

زرغام علی خان کے جو ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔ تبھی ایک سائیڈ سے دھول اڑاتی بلیک مرسڈیز نظر آئی اور آکر جگے کے قریب رکی۔

گاڑی میں سے وائی ٹکڑے قمیض شلوار مس ملبوس پاؤں میں چپل اڑے سردار زرخام علی خان اترے علاقے کی کہیں لڑکیاں اس پہ مڑتی تھیں۔ لیکن وہ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا۔ وہ سردار اعلیٰ سلمان پاشا کے قریب رکھی بچائی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے سامنے بیٹھے مجمعے پر ایک نظر ڈالی اور پھر اس کی نظر سلطان محمد کے بغل میں کھڑی زینب سلطان پر ٹک گئی۔ جو بے نیازی اپنی کلائی میں بندھی واپس کو کھول اور بند کر رہی تھی۔

سردار زرخام علی خان یہ اب آپ کافیصلہ ہو گا کہ آپ اپنے باپ کے قاتل کے لئیے کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ سردار اعلیٰ سلمان پاشا کی آواز پر سردار زرخام علی خان نے اپنے سامنے سر جھکائے کھڑے دراب سلطان پر ایک نظر دوڑائی اور پھر سردار اعلیٰ کی طرف دیکھا۔ میں خون بہا چاہتا ہوں اور خون بہا میں زینب سلطان چائیے ہے۔ سر پر اسکا روف باندھے آنکھوں میں آنسو لئیے زینب سلطان نے زرخام علی خان کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر پتھر یلے تاثرات تھے۔ اس نے نفی میں سر ہلایا لیکن اس سے پہلے سلطان محمد کھڑے ہو گئیے

Posted On Kitab Nagri

”مجھے منظور ہے“ اور زینب سلطان گنگ سی ان دو مردوں کو دیکھ رہی تھی۔ ایک جو رشتے میں اس کا باپ لگتا تھا اور دوسرا زرغام علی خان جو آج نفرت کے رشتے کو مزید مضبوط کر رہا تھا۔

اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا اور اس نے بھی بیٹے کی محبت میں نظریں پھیر لیں۔

اور پھر ایک امید سے اس کی نظر زرغام علی خان پر ٹک گئی۔

جس نے آنسو سے لبریز اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر کچھ کہنے کے لئے لب واکے لیکن کچھ سوچ کر ہونٹ بھیج لئی۔

اور زینب سلطان کی آخری امید بھی دم توڑ گئی۔

میں چاہتا ہوں ابھی اسی جرگے میں ہمارا نکاح ہو۔ اس کی بات پر سلطان محمد تھوڑا تذبذب کا شکار نظر آیا لیکن وہ زبان دے چکا تھا۔

آنا ناواہاں مولوی صاحب کو بلا یا گیا اور زینب سلطان کو بھائی کی جان کے عوض بیچ دیا گیا۔ وہ زینب سلطان سے زینب زرغام علی خان بن گئی۔

نکاح ہوتے ہی زرغام علی خان اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ اور ایک نظر زینب سلطان پر ڈال کر وہ دراب خان کے برابر آکر کھڑا ہو گیا۔ اور پھر وہ ہوا جو کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔ سب نے بس دراب خان کو نیچے گرتے دیکھا تھا۔ اور سب کی نظریں زرغام علی خان کے ہاتھ میں موجود پستل پر تھیں۔ جس میں سے چھ فائی ہوئے تھے۔ اور اس نے چھ کی چھ گولیاں دراب خان کے سینے میں اتار دیں تھیں۔ سب ششدر سے کھڑے ہو

Posted On Kitab Nagri

گئی۔ سلطان محمد تیزی سے زرغام علی خان کی طرف بڑھا اور اسے گریبان سے پکڑنا چاہا لیکن زرغام علی خان نے بیچ میں ہی اس کے ہاتھ پکڑ لئی۔ سلطان محمد خان اس نے چبا چبا کر لفظ ادا کیے۔ میں سردار زرغام علی خان ہوں جو اپنے فیصلے خود کرتا ہے۔ اپنی بیٹی تم نے خون بہا میں دی ہے اور تمہارے بیٹے کی دوسری سزا بھی باقی تھی جو میرے باپ نے اور اس جرگے نے طہ کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ اس ک ہاتھ چھوڑتا ہوا زینب سلطان پر ایک نظر ڈالتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔ زینب سلطان بھائی کی میت پر بیٹھی آنسو بہاتی رہ گئی۔

سلطان محمد کی حویلی میں ایک کہرام برپا تھا۔ اس کی ماں بین ڈال رہی تھی۔ اس کا چھوٹا بھائی ی ماں اور بہن کو آنسو بہاتے دیکھ رہا تھا۔ زینب سلطان تو حیران تھی کیسے سخت دل شخص سے اس کا نکاح ہوا تھا۔ جس نے اس کے بھائی کی جان لینے سے پہلے ایک پل کے لئی بھی سوچا نہیں تو وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا۔ اپنے جوان بھائی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دم توڑتے دیکھ کر اس کے دل میں اس شخص کے لئی بے تحاشہ نفرت ابھری تھی۔ جب اس کا باپ اپنے جوان بیٹے کے جنازے کو کندھا دے رہا تھا، تو وہ اپنی ماں سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

www.kitabnagri.com

وہ حویلی میں داخل ہوا تو اس کی ماں اجڑے حلیے بکھرے بالوں سے اس کے آگے کھڑی تھی۔ زرغام بتاؤ اپنے بابا جان کے خون کا بدلہ لیا ہے کہ نہیں؟

Posted On Kitab Nagri

وہ ماں کو بانہوں میں بھر کر کمرے میں لے آیا۔ ماں آپ آرام کریں۔ نہیں زرغام پہلے بتاؤ اپنے باپ کا بدلہ لیا ہے کہ نہیں؟ اس نے ماں کے قدموں میں بیٹھ کر اپنے ہاتھ ان کے گھٹنوں پر رکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

کیا کیا ہے؟ انہوں نے امید بھری نظریں سے اپنے کڑیل جوان بیٹے کو دیکھا۔

زینب سلطان سے نکاح کر کے آرہا ہوں۔

اس کی ماں نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا اور اپنے گھٹنوں پر رکھے اس کے ہاتھوں کو جھٹکے سے پرے دھکیلا۔ وہ اٹھ کر ماں کے برابر بیٹھ گیا اور انہیں اپنے حصار میں لے کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا ”اپنے پسٹل کی چھ کی چھ گولیاں اسکے سینے میں اتار کر آرہا ہوں۔“ ایسے شخص کو دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اموجان! آپ کو کیا لگا آپ کا بیٹا بزدل ہے جو اپنے باپ کی نعش پہ نکاح کر کے آئے گا۔

میں تو اپنے دشمنوں کو دوہری سزا دینا چاہتا ہوں۔ وہ اپنے بیٹے کے لئیے بھی روئے گا اور بیٹی کے لئیے بھی۔ اس نے کیا سمجھا اس کا بیٹا دوسروں کی عزتوں سے کھیلے گا اور دوسروں کی جان لے گا اور اسے پوچھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

www.kitabnagri.com

لیکن زرغام اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں تمہیں اس کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اور انکی بات پر وہ خاموش ہو گیا۔ اپنی ماں کی بات کو وہ مر کر بھی رد نہیں کر سکتا تھا۔ اسے دنیا میں سب سے زیادہ محبت اپنی فیملی سے تھی۔ اور ان کے لئیے وہ کسی بھی حد تک گزر سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اموجان اوز گل اور آبرو کہاں ہیں۔ اوز گل کو اسفر کھانا کھلا رہا ہے، اور آبرو اپنے کمرے میں ہے۔

آپ نے کھانا کھایا ہے؟

نہیں میں تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ چلیں پھر چل کے کھانا کھاتے ہیں۔ وہاں کو تھام کر اپنے ساتھ باہر لے آیا اور ملازمہ کو کھانا لگانے کے لئے کہا۔

تو میرا شیر بیٹا ہے تجھے بڑے ہو کر ارز غام علی خان سے اپنے بھائی کا بدلہ لینا ہے۔ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں لیکن تم نے اسے اپنے باپ کی آخری خواہش سمجھ کر پورا کرنا ہے۔ یہ سب سنتی زینب آگے بڑھی اور مغداد کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

بابا آپ اس کے دماغ میں یہ کیسی باتیں ڈال رہے ہیں۔ ایک بیٹے کو قربان کر کے آپ کو سکون نہیں ملا جو دوسرے کو بھی وہی سبق پڑھا رہے ہیں۔ خدا کا واسطہ ہے آپ کو بھول جائیں اس سب کو اور سکون سے جئیں خود بھی اور دوسروں کو بھی سکون سے جینے دیں۔ ”بات کے اختتام پر اس نے باپ کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔“
www.kitabnagri.com

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہے تو سب سے پہلے تو میں تیرا بندوبست کرتا ہوں۔ بہت چلنے لگی ہے تیری زبان، تو اپنا سامان پیک کر لے کل صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے تو یہاں سے اسلام آباد اپنی پھپھو دردانہ کے پاس پہنچ جائے گی۔ اور وہیں وہ تیرا نکاح اپنے بیٹے سفیر سے کروادے گی۔ اور تیرا بوجھ تو میرے سینے سے اتارے گی۔ سیٹیاں باپ کے کام آتی ہیں اور تو ناکارہ کمبخت کہیں کی میرے بیٹے کو کھاگئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے کیا کیا ہے بابا؟ اور یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میرا نکاح ہو چکا ہے۔ آپ نکاح پہ نکاح کروائیں گے یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔

چٹاخ۔۔۔۔ کی آواز کے ساتھ ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا اس کا ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا، جس میں سے خون کی ننھی ننھی بوندیں نکل کر اس کی ٹھوڑی پر پہنچ آئی تھیں۔

سلطان محمد نے آگے بڑھ کر اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا، خردار اگر اس نکاح کا نام بھی لیا تو میں تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

نزاکت۔۔۔ نزاکت۔۔ انہوں نے اپنے ڈرائیور کو آواز دی۔

نزاکت اس لڑکی کو لے کر ابھی کہ ابھی نکل جاؤ تا کہ صبح ہونے تک یہ اسلام آباد پہنچ جائے۔۔۔۔۔

رات کے پچھلا پہر تھا۔ ہر طرف ہو کا عالم تھا۔ وہ اپنے مختصر سے سامان کے ساتھ اسلام آباد کے لئیے رواں دواں تھی۔ گاڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی پتھریلی سڑک ہونے کی وجہ سے گاڑی ہچکولے کھاتی چل رہی تھی۔ زینب سلطان خاموشی سے آنسو بہاتی اپنے نصیبوں پر ماتم کناں تھی۔ وہ اپنے خیالوں سے اس وقت نگلی جب ایک اور گاڑی کی ہیڈ لائٹس اس کی آنکھوں پر پڑی اور ڈرائیور نے گاڑی ایک جھٹکے سے روک دی۔

کون سے نزاکت؟

بی بی جی۔۔ زرغام علی خان ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور ڈرائی یور کی بات پر وہ پوری جان سے کانپ گئی۔ تبھی زینب نے اسے اپنی گاڑی سے نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے دیکھا۔ اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ اپنی چھا جانے والی شخصیت کے ساتھ سامنے کھڑا تھا۔

نزاکت اسے کہاں لے کر جا رہے ہو؟۔

اسلام آباد!

او کے آچھی بات ہے۔ زینب نے اسے کوٹ کی جیب سے کچھ نکالتے دیکھا۔ اگلے لمحے اس نے ایک کارڈ اس کی طرف بڑھایا تھا۔ اگر کبھی ضرورت پڑے تو یہ میرا کنٹیکٹ نمبر ہے۔ زینب نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔۔۔۔۔ ”میں تمہاری مدد لینے سے بہتر مرنا چاہوں گی۔“

جب تک میں زندہ ہوں تمہیں بھی جینا پڑے گا زینب سلطان۔

اور ہاں میں جانتا ہوں ایسا وقت آئے گا۔ اسی لئی دے دے رہا ہوں۔ اس نے اسکی مٹھی کھول کر اس میں وہ کارڈ رکھتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک گہری نظر ڈالی اور دروازہ بند کرتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔

گاڑی ایک سائیڈپہ کر کے اسنے ان کی گاڑی کو گزرنے کی جگہ دی۔ اور گاڑی پاس سے گزرنے پر زینب کو ہاتھ کے اشارے سے کال کرنے کی یاد دہانی کروائی۔

جس پر اس نے غصے سے منہ موڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی آنکھ کھلی تو سورج اور بادلوں میں آنکھ مچولی جاری تھی۔ اس نے وقت دیکھا تو صبح کے سات بج رہے تھے۔۔ وہ تقریباً پانچ گھنٹے سوئی ی تھی۔ نزاکت دل جمعی سے ڈرائی یونگ کر رہا تھا۔ نزاکت کتنا راستہ رہ گیا ہے؟

بس بی بی جی! ہم لوگ اسلام آباد کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ ایک گھنٹے میں ہم لوگ پہنچ جائیں گے۔ ایک گھر کے سامنے گاڑی روک کر ڈرائی یور نیچے اتر اور سامنے بنے گارڈز کے کیبن میں تھوڑی دیر گفت و شنید کے بعد لوٹ آیا اور آکر ڈرائی یونگ سیٹ سنبھال لی۔

چوکیدار نے گیٹ واکیا اور ڈرائی یور گاڑی اندر لے آیا۔
بی بی جی! ہم پہنچ آئے ہیں۔

وہ مرے قدموں سے نیچے اتری تو سامنے ہی لان میں سفیر اور دردانہ بیگم بیٹھے تھے۔

وہ دونوں اسے دیکھ چکے تھے، لیکن دونوں میں سے کسی ایک نے بھی کھڑے ہونے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم پھپھو! اس کے سلام کے جواب میں دردانہ بیگم دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ گئی۔ جبکہ سفیر نے روکھا سا جواب دیا۔

بیٹھو۔۔۔۔۔ سفیر نے اسے بیٹھنے کی دعوت دی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بتاؤ کیوں آئی ہو یہاں۔ اب کی بار آواز دردانہ بیگم کی طرف سے آئی تھی۔

بابا۔۔۔۔بابا نے بھیجا ہے۔

ہمم! خبر ملی تھی مجھے تم تو دشمن کے بیٹے سے نکاح کر کے آرہی ہو۔

میں نے اس سے نکاح نہیں کیا، میرا نکاح اس سے کروایا گیا ہے۔

ارے تیرے تو بڑے پر نکل آئے ہیں۔ میرے منہ پہ ایسے پھنکار کے بول رہی ہے۔ زینب نے حیران نظروں سے اس عورت کو دیکھا جو رشتے میں اس کی پھپھی تھی۔

ملازم حسین۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنے ملازم کو آواز دی۔ تبھی ایک مرنی سی شکل والا چھوٹے سے قد کا لڑکا باہر آیا۔



جی جی بیگم صاحبہ! اس لڑکی کا سامان اندر لے جا کر گیسٹ روم میں رکھ دو۔

آؤ جی۔۔۔۔ آپ کو آپ کا کرہ دکھا دوں۔

وہ ملازم کی معیت میں اندر چل دی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوا تو زائی رہ بیگم جائے نماز پر بیٹھی تھیں۔۔ وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گیا اور انکی نماز مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ جائے نماز فولڈ کرتی اس کے قریب آئی یں اور اس کے چہرے اور سینے پر کچھ پڑھ کر پھونکا۔

زرغام علی خان نے آنکھیں بند کر لیں۔ جب وہ اس کے برابر بیٹھی تو وہ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

اموجان۔۔۔۔۔ میں آج واپس اسلام آباد جا رہا ہوں۔

زرغام انہوں نے بے یقینی سے بیٹے کو دیکھا۔ تم اپنی ماں اور بہنوں کو اکیلے چھوڑ کر جا رہے ہو۔

میں آپ کے پاس اسی لئی آ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں آپ لوگ میرے ساتھ چلیں۔۔۔

زرغام۔۔۔۔۔ ان کی آواز میں ایک دھاڑ تھی۔ تم نے اگر جانا ہے تو جاؤ لیکن میں اپنے گھر اور یہاں کے لوگوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی۔

مجھے تم سے ایسی بات کی توقع نہیں تھی زرغام علی خان۔ جانتے ہو کتنے لوگوں کی نظریں تم پر ٹکی ہیں۔ وہ تمہیں اپنا سردار مان چکے ہیں۔ تم ان کا یقین ہو ان کی امید ہو۔

لیکن اموجان مجھے اس سب میں کوئی ای انٹرسٹ نہیں ہے۔ یہ نسل در نسل چل رہی دشمنیاں خون خرابہ۔

زائی رہ خاتون نے ایک چھبستی نظر زرغام کے چہرے پر ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر زینب سلطان سے نکاح کیوں کیا ہے؟ ”زائی رہ خاتون نے اس کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑے وہ سوال کیا جس سے وہ پچھلے دس دن سے بھاگ رہا تھا۔

اس نے ایک خاموش نظریں پر ڈالی۔ اور اپنی جگہ سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

زرغام جواب دے کر جاؤ ”تمہاری ماں نے تم سے کچھ پوچھا ہے۔“

اس نے ایک درد بھری نظر سے اپنی ماں کو دیکھا۔

اتنی ظالم کیوں بن رہی ہیں آج جو بات میں سوچنا بھی نہیں چاہتا، آپ وہ میرے منہ سے کہلوانا چاہتی ہیں۔

زرغام کیوں!

اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتے ہو تم زرخام علی خان وہ تم سے بہت چھوٹی ہے اور وہ کچھ بھی نہیں جانتی۔

تو اسے جاننا ہو گا۔۔۔ کہ اسکی زندگی کو میں جہنم بناؤں گا۔ جیسے میری زندگی جہنم بنی ہے۔ زرخام کمزوروں سے

www.kitabnagri.com

بدلہ نہیں لیتے۔

وہ کمزور تو نہیں ہے اموجان فائی قہ سلطان کی بہن ہے۔ اس کے جیسے ہی ہو گی۔

زرغام تمہاری بھی بہنیں ہیں۔

ہاں ہیں لیکن میری بہنیں فائی قہ سلطان جیسی نہیں ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت لاؤنج میں بیٹھی تھی، گھر میں دردانہ بیگم اور سفیر دونوں ہی نہیں تھے۔ اسلئی یہ وہ پوری آزادی سے بیٹھی ہاتھ میں ڈرائے فروٹ کی ٹرے لئیے چینل سرچ کر رہی تھی۔ جب ایک شخصیت کو دیکھ کر اس کا ہاتھ رک گیا۔ جہاں نیوز کاسٹر کہہ رہی تھی۔

آئیے ہم آپ کو اسلام آباد لئیے چلتے ہیں جہاں اس وقت پاکستان سے یونیسیف کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ساؤتھ ایشین ہیڈ ZAK پریس کانفرنس کر رہے ہیں۔

بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس، ہاتھوں میں فائی لز پکڑے وہ بہت کنفیڈنس سے آکر سب کو سلام کرتا ہوا بچہ پر سنبھال رہا تھا۔

سر ہم نے سنا ہے کہ آپ اپنے عہدے سے مستعفی ہو رہے ہیں؟

زرغام علی خان نے مسکرا کر اس سمت دیکھا جس طرف سے سوال آیا تھا۔ جی آپ نے صحیح سنا ہے، میں اپنے عہدے سے مستعفی ہو رہا ہوں۔

سر اس کی کوئی خاص وجہ۔۔۔۔۔

جی کچھ نجی مسائل کی وجہ سے میں یہ جاب جاری نہیں رکھ سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا۔ اور زینب سلطان آنکھیں پھاڑے، منہ کھولے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ وہ متاثر کن اور حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جو اپنے علاقائی حلیے میں تو خوبصورت لگتا تھا لیکن آج اسے ماڈرن ڈریس میں دیکھ کر وہ بہت ہی متاثر نظر آرہی تھی۔ تبھی اس کے موبائل پر رنگ ہوئی۔ اس نے نمبر دیکھے بغیر کال ریسیو کی۔ زینی یہ میں کیا سن رہی ہوں؟ تم نے اس زرغام علی خان سے نکاح کر لیا ہے۔ جانتی ہو وہ بہت بڑا کمینہ ہے۔ تم نہیں جانتی زینی اس نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔ زینب نے موبائل کان سے ہٹا کر اسے گھورا جیسے موبائل کی جگہ فائی قہ سلطان اس کے سامنے ہو۔ آپنی کیا اس لئی آپ نے مجھے اتنے عرصے کے بعد کال کی ہے۔

میری جانی مجھے بابا نے بتایا کہ تم نے اس سے نکاح کیا ہے تو مجھ سے تو صبر ہی نہیں ہوا۔

آچھا بابا نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے یہ نکاح خود کروایا ہے اپنے بیٹے کی جان بچانے کے لئی۔

زینی بابا نے چلو جو بھی کیا لیکن دیکھو تم اسے کال کرو اور اسے کہو کہ وہ تمہیں طلاق دے دے۔ وہ جو مطالبات رکھے وہ مان لینا۔ لیکن اپنی جان چھڑالینا۔ فائی قہ نے تو اپنی کہہ کر کال بند کر دی اور زینب اب موبائل ہاتھ میں لئی عجیب کشمکش میں تھی۔ کال کروں یا نہیں۔۔۔۔۔ وہاں اور نہیں کے درمیان میں لٹکی ہوئی تھی۔

وہ اپنے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل ٹہل کر تھک گئی تھی۔ پھر اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں سے وہ کارڈ نکالا جس میں جلی حروف میں لکھا تھا۔

ZAK

Posted On Kitab Nagri

ہیڈ آف یونیسیف بورڈ آف ڈائریکٹرز فار ساؤتھ ایشیا

اس کے نیچے اس کا نمبر لکھا تھا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے اس کا نمبر سیو کیا اور پھر کافی دیر کی کشمکش کے بعد کال کر ہی لی تھی۔ بیل جا رہی تھی۔۔۔ ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین اور پھر ماؤ تھ پیس سے اس کی گمبھیر آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ زینب کا دل دھک دھک کرتا پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کو تیار تھا۔ زینب نے جلدی سے کال کاٹ دی۔۔۔ اور موبائی ل سامنے بیڈر پھینک دیا جیسے وہ اسے ابھی ابھی دیکھ رہا ہو۔ تبھی اسکے واٹس ایپ پر مسیج موصول ہوا۔

اس نے واٹس ایپ کھولا سامنے ہی اس کے نام کا مسیج تھا۔ اس نے جلدی سے مسیج اوپن کیا۔

زینب میں ابھی مصروف ہوں رات کو کال کرتا ہوں۔

زینب سلطان کو گنگ سی اپنی جگہ پر بیٹھتی چلی گئی۔ کیا اس کے پاس میرا نمبر پہلے سے ہے۔ اسے اس شخص سے خوف محسوس ہوا اور فائی قہ کی باتیں سچ لگیں۔

اس نے اس سے بات نہ کرنے کا تہیہ کیا اور چادر تان کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارزغام علی خان کا آفس میں آخری دن ہونے کی وجہ سے کافی دیر ہوگئی تھی۔ اٹھنے سے پہلے اچانک اسے خیال آیا کہ آج اسے زینب نے کال کی تھی۔ اور اسے کام زیادہ ہونے کی وجہ سے موقع ہی نہیں ملا۔ زینب کو

Posted On Kitab Nagri

کال ملاتے ہوئے وہ آفس سے نکلا تھا۔ دوسری طرف بیل جا رہی تھی لیکن کال ریسیو نہیں ہوئی۔ اس نے وقت دیکھا تو رات کے بارہ ہو رہے تھے، اس نے سوچا وہ سوچکی ہوگی تو کال ڈسکنکٹ کر کے پاکٹ میں رکھ لیا۔ وہ گاڑی کالا کھول رہا تھا جس وقت اس کے موبائل میں رنگ ہوئی۔ اس نے نمبر دیکھے بغیر کال ریسیو کی اور دوسری طرف کی آواز سن کر اس کے چہرے پر پتھر لے لے تاثرات نمودار ہوئے۔

کیوں کال کی ہے؟ وہ بولا تو اس کی آواز میں چٹانوں سی سختی تھی۔

تم نے میری بہن سے نکاح کیا ہے۔ ایک نمبر کہ دھوکے باز انسان ہو تم۔ ”فائی قہ تمللا کر بولی۔“

ہاں ہوں اور یہ سب میں نے آپ سے ہی سیکھا ہے۔ مس فائی قہ سلطان صاحبہ اب کی بار وہ بولا تو اس کی آواز میں طنز کی آمیزش تھی۔

جو کھیل تم کھیل رہے ہو اس میں ہار جاؤ گے۔ طلاق دے دو زینب کو۔

آچھا۔۔۔۔۔ کھیل تو ابھی شروع ہوا ہے آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔ زرغام علی خان بھول جاؤ سب جو ہوا تھا۔

بھول جاؤں گا۔۔۔۔۔ آپ فکر نہ کریں۔ وہ اسے طیش دلا رہا تھا۔

وہ میری بہن ہے ZAK

وہ اب میری بیوی بھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آچھا ٹھیک ہے پھر اب ملاقات کورٹ میں ہوگی۔ ہم خلع کے لئیے کورٹ جائیں گے۔ میں ایک بار پھر تمہاری عزت کی دھجیاں اڑاؤں گی۔ تم یاد رکھو گے کس سے پھنگا لیا ہے تم نے۔

اوکے! بیسٹ آف لک مسز فائی قہ سلطان۔

زینب کی آنکھ صبح کے چار بجے کھلی اس نے وقت دیکھنے کے لئیے موبائل اٹھایا تو سامنے زرغام کی مسد کالز دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گئی اور اسی وقت اس کا نمبر ڈائل کیا۔ دو تین بیلز کے بعد کال اٹھالی گئی۔ زرغام علی خان کی خمار آلود اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ ہیلو کی آواز سنتے ہی زینب نے جلدیے کانپتے ہونٹوں سے اپنی بات اس کے سامنے رکھی۔

مجھے آپ سے طلاق چاہیے مجھے آپ جیسے شخص سے شدید نفرت ہے۔ آپ کے لئیے آچھا ہو گا کہ آپ میری جان چھوڑ دیں۔

www.kitabnagri.com

آپ ہیں کون۔۔۔۔۔ ”اس کی اتنی لمبی تقریر کے جواب میں جو سوال کیا گیا۔“ وہ سن کر وہ تھوڑی دیر کے لئیے وہ خاموش ہو گئی۔

آپ نے کتنی لڑکیوں سے شادی کر رکھی ہے۔ میں زینب سلطان ہوں۔

جی۔۔۔۔۔ جی کو لمبا کھینچا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔ جی کیا۔

کچھ نہیں آپ نے مجھے اس وقت یہ بتانے کے لئیے کال کی ہے کہ میں آپ کا پیچھا چھوڑ دوں۔ اگر میں نہ کر دوں تو پھر آپ کیا کریں گی۔

زینب خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہے۔

زینب زرغام علی خان میں نے آپ کو پورے ایک گاؤں کے سامنے اپنایا ہے۔ اب آپ میری ملکیت ہیں، میں جب چاہوں آپ کو اپنے گھر لاسکتا ہوں۔ لیکن میں آپ کو وقت دینا چاہتا ہوں۔ آپ کے بھائی نے جو کیا، اس کی سزا تو آپ کو بھی ملے گی۔ جی اور بہن کے کیے کی بھی۔ زینب کی طرف سے فوری جواب آیا تھا۔ جبکہ دوسری طرف خاموشی چھاگئی تھی۔ اسے امید نہیں تھی کہ وہ کچھ جانتی ہوگی۔

جی ہاں۔۔۔۔۔ اس کی بھی ”اس کی سرد آواز زینب کے کانوں سے ٹکرائی اور ساتھ ہی ٹون ٹون کی آواز کے ساتھ کال کاٹ دی گئی تھی۔ زینب نے غصے سے موبائل دور پھینکا۔ لیکن احتیاط کے ساتھ کہ موبائل کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر یہ موبائل خراب ہو گیا تو اسے نیا موبائل کسی نے نہیں لا کر دینا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ ایک پرائیویٹ ہسپتال کی سرجیکل وارڈ تھی۔ جہاں اس وقت اس کے سامنے ایک زندہ لاش موجود تھی۔ وہ دھیرے سے چلتا ہوا اس کے بیڈ کے قریب رکھے بیچ پر بیٹھ گیا۔ اور بہت سی نلکیوں میں جھکڑے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

جانتی ہیں میرا نکاح ہو چکا ہے۔ میں نے شادی کر لی ہے۔ لیکن آپ تو تھی ہی نہیں میری شادی پہ، آپ کتنا سوتی ہیں آپ کی یہ نیند پورا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ سالوں ہو گئی ہیں مجھے آپ کے جاگنے کا انتظار کرتے ہوئے۔ آپ کو مجھ سے بالکل بھی محبت نہیں ورنہ آپ میرے جاگنے پر ایک بار تو اٹھ جاتیں۔ سامنے لیٹے وجود کی آنکھ سے آنسو نکل کر ان کے کان کی طرف بھاگنے لگا جسے اس نے اپنے پوروں پر چن لیا۔ میں جانتا ہوں آپ سن رہی ہیں۔ آپ اپنے آنسو سے مجھے بلیک میل کر دیتی ہیں لیکن اٹھتی نہیں ہیں۔ اس نے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

وہ گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ جب کسی نے اسے جھنجھوڑ کر جگایا۔ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی اور سوئی جاگی کیفیت میں سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ تبھی اس کی آنکھوں کے سامنے فائی قہ کا چہرہ لہرایا۔

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اور جمائی لیتے ہوئے اس ہاتھ سے روکنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔ بیاتم اتنی صبح صبح یہاں کیا کر رہی ہو۔ تمہارا شوہر نامدار آج کدھر ہے۔

۔ اس سب کو چھوڑو تم اٹھو میں تمہیں لینے آئی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے لینے آئی ہیں۔ وہ کیوں؟ تم پہلے جاؤ فریش ہو کر آؤ۔

وہ بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھتی واش روم میں گھس گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد واپس آئی تو گرین کمر کے قمیض شلوار کے ساتھ بڑا سادو پٹہ کندھوں پر پھیلا رکھا تھا۔ وہ آئی نے کے آگے کھڑی اپنے بال بنانے لگی۔ وہ تمہارا آرٹیکل کمپیٹ ہو گیا ہے۔ فائیوہ کو بات کا آغاز کرنے کے لئیے کوئی موضوع چاہیے تھا۔ نہیں۔ کیوں؟ آپ کے اور بابا کی وجہ سے۔ ہمیشہ کی طرح زینب نے اپنی بات برملا کہی۔۔

لیکن میں تمہاری جگہ پر نہیں اور تم میری اور بابا کی جگہ پر نہیں۔ بلکہ میں تو کہوں گی تمہیں بھی اپنی خوش تسلیم کر لینی چاہئیے۔ آچھا۔۔۔۔۔ وہ پھکی سی ہنسی ہنسی ”اس لئی ہے کہ یہ ستم گر اپنی وضع نہیں بدلیں گے۔“ آپ تو بالکل بابا کے سانچے میں ڈھلتی جا رہی ہو۔ لیکن شاید میں اس داستان کا وہ کردار نہ بن سکوں۔

فائی قہ نے جلدی سے موضوع بدل دیا۔ آچھا چھوڑو ان باتوں کو تم میرے ساتھ چلو ہمیں ایک جگہ جانا ہے۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی جس پر فائی قہ نے نظریں پھیر لیں۔ پھپھو سے اجازت لے لی ہے میں نے۔۔

----- فائی قہ اسے لئیے اسلام آباد کے مشہور بیرسٹر شہریار آفندی کے پاس
آئی تھی۔۔ سر ہم لوگ خلع کا کیس دائر کرنا چاہتے ہیں۔ فائی قہ کی بات پر زینب حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔
آپی آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔ چلیں یہاں سے مجھے یہاں گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ وہ فائی قہ کو بیرسٹر شہریار کے
چیمبر میں چھوڑ کر باہر نکل آئی۔ جلد بازی کی وجہ سے وہ راہداری مڑتے ہوئے سامنے سے آتی شخصیت کو نہ دیکھ

Posted On Kitab Nagri

سکی اور اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔ سامنے والے نے اتنی ہی تیزی سے اسے پیچھے کیا تھا۔ لیکن وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی اپنی جگہ منجمد ہو گئی۔

بلیو کالر کے تھری پی سوٹ میں ملبوس آنکھوں پہ سن گلاسز چڑھائے وہ وہی تھا۔

زینب۔۔۔۔۔ فائی قہ کی آواز پر زینب ہوش کی دنیا میں لوٹی۔ جبکہ اس کے سامنے کھڑے ZAK کو دیکھ فائی قہ تیزی سے آگے بڑھی اور زینب کو پیچھے دھکیلتے ہوئے زرغام کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

فائی قہ کو دیکھ کر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا اور فائی قہ کی سائیڈ سے نکلنے لگا۔ جب اس نے زرغام کا بازو دبوچ لیا۔ زرغام نے نفرت سے اس کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکا۔

کیا مس ئی لہ ہے آپ کے ساتھ؟ یہاں کون سا تماشہ کرنا چاہتی ہیں۔ اب وقت بدل گیا ہے آپ جیسوں کو میں ان کی اوقات یاد دلانا جانتا ہوں۔ اور اپنی یہ منحوس شکل لے کر دوبارہ میرے سامنے مت آئیے گا۔ ورنہ مجھے زرغم علی خان سے زینیہ علی خان کا بھائی بننے دیر نہیں لگے گی یہ کہہ کر وہ زینب سلطان کی طرف مڑا۔

آج تو تم مجھے یہاں نظر آگئی ہو۔ آئی ندہ اگر اس طرف کا رخ کیا تو نتائی ج کی ذمہ دار تم خود ہو گی، زینب سلطان خلع کے بارے میں سوچنا بھی مت۔ ”وہ انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے اپنے کوٹ پر آئی ی نادیدہ شکن کو درست کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جبکہ زینیہ کے نام پر فائی قہ پر سکتہ طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

آپی یہ مکافات عمل ہے۔ آپ میری فکر کرنا چھوڑ دیں۔ اگر رب نے میری قسمت میں وہ حساب دینا لکھ دیا ہے تو وہ مجھے دینا ہی ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے جو کیا تھا وہ غلط تھا۔ اور اب بس میری طلاق کے بارے میں سوچئیے گا بھی مت۔ میں یہ داغ سر پہ نہیں سجانا چاہتی۔

ہمم۔۔۔۔۔ فائی قہ سی گہری سوچ میں تھی۔ چلو ابھی تو گھر چلتے ہیں۔۔۔

وہ بہت ریش ڈرائی یونگ کر رہا تھا۔ اس کا دماغ کھول رہا تھا۔ فائی قہ سلطان کو رو برو دیکھ کر آج وہ پھر سے ماضی میں پہنچ گیا۔

”باباجانی! سچ؟“ اس کی پر جوش چمکتی آواز نے محمد علی خان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔

”ہاں بیٹا سچ میں۔ میں تمہیں افسردہ نہیں دیکھ سکتا۔“

”اور اموجان؟ انہیں کون سمجھائے گا؟“

www.kitabnagri.com

انہیں سمجھانا میرا کام ہے ایسا۔

”سچ میں؟ تم انہیں منالو گے؟“

”جی نہیں۔“

تو پھر کیوں کہہ رہے ہو منالوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

”کیونکہ میں انہیں مناچکا ہوں۔“

وہ خوشی سے بھاگ کر آکر زرغام علی خان کے گلے سے جھول گئی تھی، میرا پیارا لالہ زینیہ نے پیار سے اس کے دونوں گال چوم لئیے۔ ”وہ جب بھی بہت خوش ہوتی تھی اسے لالہ کہتی تھی۔ وہ اس سے پورے چار سال بڑی تھی۔

لیکن جوانی کی دہلیز کو پہنچتا زرغام علی خان قد کاٹھ میں اس سے بڑا ہی لگتا تھا۔

زینیہ علی خان نے اپنے کالج میں گریجویشن میں ٹاپ کیا تھا۔ اور اب وہ مزید پڑھنے کے لئیے اسلام آباد جانا چاہتی تھی۔ لیکن زائی رہ خاتون چاہتی تھی کہ بس وہ اب اس کی شادی کر دیں۔ اور پھر اموجان کی ناں ناں کرنے کے باوجود وہ اسلام آباد چلی گئی۔ جہاں وہ ہاسٹل میں رہ رہی تھی۔

اسے سکالرشپ پرائیڈ میشن مل گیا تھا۔

لیکن یونیورسٹی میں ایک مہینے کے بعد ہی جب زرغام اس سے ملنے گیا تو وہ اسے بہت پریشان نظر آئی۔ ”ایسا کیا ہوا ہے؟ آپ بہت پریشان لگ رہی ہیں۔“

ارے نہیں! ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم تو ویسے ہی وہم کر رہے ہو۔ ”اس نے ٹالنے کی کوشش کی۔“

لیکن زرغام جان چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

”ایپا! آپ مجھے ابھی بتائیں گی کہ کیا ہوا ہے؟ نہیں تو میں ابھی آپ کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔“ وہ چھوٹا ہونے کے باوجود بھائی کی ہونے کا پورا پورا زعم دکھاتا تھا۔

وہ کشمکش کا شکار تھی کہ بتائے کہ نہیں۔

اس نے اپنے اور زرغام کے درمیان موجود فاصلے کو ختم کرتے ہوئے، اس کے دونوں ہاتھ تھام لئیے۔

زرغام وہ فائی قہ سلطان بھی میری ہی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ اور مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔

اس نے بہت سوچ بچار کے بعد، بہت سی باتیں حذف کر کے ایک جملے میں اپنی پریشانی اسے بتائی۔

ایپا کیا چیز ہیں آپ بھی، وہ کوئی یوٹیوٹیل ہے جو آپ کو اس سے ڈر لگتا ہے۔ آپ تو میری بہت بہادر بہن ہیں۔

اس کی بات پر زینیہ نے مسکراتے ہوئے سر اس کے بازو کے ساتھ ٹکا دیا۔

اور زرغام علی خان کے دماغ میں بس ایک نام محفوظ ہو گیا تھا، جس سے اس کی بہن خوفزدہ تھی، فائی قہ سلطان۔

زینیہ کی ڈائیری لکھتی تھی، اور جب زرغام کے ہاتھ وہ ڈائیری لگی تھی۔ تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ یونی کے

پہلے دن وہ کلاس میں بیٹھی کچھ نوٹس بنا رہی تھی۔ جب وہاں فائی قہ اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ آدھمکی۔ زینیہ

کے ہاتھ کانپنے لگے، لیکن اس نے خود کو مضبوط کرتے ہوئے وہاں سے جانے کی کوشش کی۔ جب ایک لڑکا اس

کے سامنے آکر رک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ارے سوہنیو! کہاں چل دیے؟ ہم تو ابھی آئے ہیں، دیدار تو کرنے دیں۔ ”اس لڑکے نے اس کے گال کو چھونے کی کوشش کی لیکن زینہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔“

وہ لڑکا غضب ناک ہو کر اس کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے ہی لڑکوں کا ایک اور گروپ وہاں پہنچ آیا۔ جن کا گروپ لیڈر فوزان یحییٰ ایک سلجھا ہوا لڑکا تھا۔

اسے دیکھ کر فائی قہ اور اس کے دوست نکل گئی۔ جبکہ فائی قہ سلطان نے جاتے جاتے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور انگوٹھے کے اشارے سے اسے لوزر کا نشان بناتی نکل گئی۔

وہ اپنی جگہ پر ڈھے سی گئی۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر وہاں سے جاسکے۔
تبھی فوزان یحییٰ کی اس پر نظر پڑی۔

ایکسیوزمی! آریو اوکے؟

اس کی آواز پر زینہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔ جس پر وہ اس ٹٹولتی نظروں سے دیکھتا وہاں اپنے گروپ کے لڑکوں کے ساتھ چلا گیا۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی اور زرغام ماضی کو پیچھے چھوڑتا حال میں لوٹا تھا۔ وہ اپنے فلیٹ کے باہر کھڑا تھا۔ آج سے وہ ہمیشہ کے لئیے اپنے گاؤں جا رہا تھا۔ جہاں اس کی ماں اور بہنیں اس کی منتظر تھیں۔ وہ اندر داخل ہوا تو پورے فلیٹ میں نیم اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ وہ دروازہ لاک کر کے اپنے کمرے میں آیا اور سٹڈی ٹیبل پر ڈھے سا گیا۔ اس نے ہاتھ مار کر ٹیبل لیمپ آن کیا۔ اور سرخ جلد والی ڈائی ری ہاتھ بڑھا کر قریب کی اور اسے کھول لیا۔ وہ اس

Posted On Kitab Nagri

ڈائی ری کو کہیں بار پڑھ چکا تھا۔ اور ہر روز رات کو وہ یہ ڈائی ری پڑھتا تھا۔ اور ایک نئی یافیت کا شکار ہوتا تھا۔ وہ کیسا بھائی تھا جو اپنی بہن کی حفاظت نہ کر سکا۔ زینیہ چھٹیاں پر گھر آئی ہوئی تھی۔ اور اپنی ڈاکٹری کا روعب اموجان پر خوب جمارہی تھی۔

”پرفیکٹ اموجان! آج تو آپ کا بی پی بالکل سیٹ ہے۔“ زائی رہ کا بی پی چیک کر کر زینیہ نے اسٹیتھو اسکوپ سمیٹ کر اپنے بیگ میں رکھا اور مسکرا کر ماں کو دیکھا جو خاصی فریش لگ رہی تھی۔ ایک سائیڈ پہ بیٹھے زرغام نے بہن کو دیکھا جو ماں کی ایک ایک ٹیبلٹ کو اٹھا اٹھا کر دیکھ رہی تھی، اور انہیں بتا رہی تھی کہ کون سی دوا کون سی بیماری کے لئے ہے۔ وہ جانتا تھا اس کی اولین خواہش تھی کہ وہ ڈاکٹر بنے گی لیکن گھر میں سب کو مناتے مناتے ہی اس کے کئی سال ضائع ہو گئے تھے۔

یونیورسٹی میں اس کی سائنڈ پوزیشن آئی تھی۔ اور وہ بہت سے پروفیسرز کی نظروں میں آگئی تھی۔ وہ اس دن بہت خوش تھی۔ اس نے کال کر کے زرغام کو اپنی کامیابی کے بارے میں بتایا تو وہ بھی بہت خوش ہوا اور پھر باری باری سب سے بات کرنے کے بعد وہ سرشار سی کینیٹین چلی آئی۔

جہاں فائیو اور اس کے چند دوست بیٹھے تھے۔ فائیو دردانہ بیگم کے پاس مقیم تھی۔ تبھی وہاں فوزان یحییٰ نے زینیہ کو پرپوز کیا تھا۔ اس کا تعلق ایلٹ کلاس سے تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ زینیہ علی خان جہاں سے تعلق رکھتی ہے وہاں ایسی باتوں کی گنجائش نہیں نکلتی تھی۔ وہ زینیہ کے سامنے بیٹھا اس کے جواب کا منتظر تھا، جبکہ وہ

Posted On Kitab Nagri

اس کی اس حرکت پر تھر تھر کانپ رہی تھی۔ زینہ نے اپنے ارد گرد ایک نظر ڈالی اور نفی میں سر ہلا کر وہاں سے چل دی۔ جبکہ ایک ٹیبل پر بیٹھی فائی قہ سلطان اس منظر کو اپنے موبائل میں قید کر چکی تھی۔

زینہ کو کافی دنوں سے محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے کوئی ی اس کا پیچھا کر رہا ہو۔ اسکی یونی میں کسی کے ساتھ دوستی تو تھی نہیں کہ جیسے وہ بتاتی۔ وہ بس ڈری سہمی سی ادھر ادھر دیکھتی رہتی۔ ایک دن اس نے فائی قہ کو کچھ لڑکوں کے ساتھ دیکھا جنہیں وہ کچھ پیسے دے رہی تھی۔ وہ کچھ رازداری برت رہی تھی۔ زینہ کو دیکھ کر وہ مسکرا کر اس کے پاس چلی آئی اور پھر دیکھتے دیکھتے ان دونوں میں آچھی خاصی دوستی ہو گئی۔ ا۔

ایک پودا ہوتا ہے آک۔۔۔۔۔ جس کے پتے نرم و ملائی م ہوتے ہیں۔ اور اس کی ٹہنیاں نازک سی ہوتی ہیں جو ہلکے سے جھٹکے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس پودے پر بظاہر کوئی ی کانٹے نہیں ہوتے۔ اور اس کی شاخوں پر ننھے ننھے سفید پھول کھلتے ہیں، جو اندر سے گہرا نیلا رنگ لئیے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن اس پودے کے سبز پتوں کی رگوں میں دوڑتا سفید دودھ اس قدر زہریلا ہوتا ہے کہ جو کسی کی آنکھوں میں گرے تو وہ اندھا کر دے۔ انسان تو خیر نہیں، لیکن جانور بھی اسے کھانا پسند نہیں کرتے۔۔۔۔۔

کچھ انسان بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ بظاہر آک کے پتوں کی طرح نرم و ملائی م اور اپنے اندر نفرت کا ایک جہاں پالے رکھتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کسی بھی زہریلے کیڑے کے کاٹے کا علاج ہے، لیکن ایسے انسانوں کے ڈسے کا کوئی علاج نہیں۔ بس زینبیہ کا بھی پالا ایسے ہی آک کے پودا صفت انسان سے پڑا تھا، جسے دنیا فائی قہ سلطان کے نام سے جانتی تھی۔۔

اجالا پھیلے کافی وقت ہو چکا تھا۔ ہاسٹل سے لے کر جانے والے وین خراب ہو گئی تھی۔ اس لئی وہ پیدل ہی یونی کے لئیے نکل پڑی۔

فٹ پاتھ پر اس وقت اور بھی بہت سے لوگ اس کے آگے پیچھے چل رہے تھے۔ جن کی چال میں ہی نہیں انداز میں بھی عجلت تھی۔

تیز تر قدم اٹھاتے اچانک اس کی نظر اپنے برابر میں پڑی جہاں صفوان کی بھی اس کے قدم سے قدم ملا کر چل رہا تھا۔ اسے دیکھ کر اس کے قدم سست پڑ گئے۔ شفاف چہرے پر معصومیت رقص کر رہی تھی۔ اور گال گلابی پڑ رہے تھے۔ وہ زیر لب کچھ پڑھ رہی تھی۔ گلابی کالر کے گاؤن پہ گلابی ہی حجاب لپیٹے وہ کوئی پاکیزہ روح لگ رہی تھی۔ صفوان کی نظریں اس کے چہرے پر جیسے گڑسی گئی ہیں۔

”سنو“ وہ رک گئی۔

”جلدی کہو۔“

تم مجھے بہت آچھی لگتی ہو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

”تو میں کیا کروں۔“

سر پر لپیٹے اسکارف سے پیشانی کے بل چھپ گئی۔۔۔۔۔ لہجہ ناگواری لائی ہوئے تھا۔

”میں تم۔۔۔۔۔ سے محبت کرتا ہوں۔“

غصے سے اس کا رنگ قندھاری انداز ہو گیا۔ ”تمہارا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے۔“

سنو مجھے تمہارا ایڈریس چائیے۔ میں اپنے ماں باپ کو تمہارے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔

وہ ٹھٹھک کر رک گئی، اور اب پوری طرح اس کی طرف رخ کر کے کھڑی ہو گئی۔

”تمہیں خدا کا واسطہ ہے میری جان چھوڑ دو۔ اگر میرے گھر میں کسی کو پتا چل گیا تو اگلے دن میں یونی نہیں آسکوں گی۔ مجھے پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ میں اپنے خاندان کی پہلی لڑکی ہوں جو یونیورسٹی تک آئی ہے۔ لیکن اگر تم میرے گھر تک پہنچ گئیے تو پھر میرے بعد میرے خاندان والے اپنی کسی بیٹی کو سکول بھی نہیں بھیجیں گے۔“

www.kitabnagri.com

اس کی بات پر صفوان نے ہونٹ بھیجنے لیا۔

کیا میں تمہاری پڑھائی کے بعد اپنے والدین کو لے کر آسکتا ہوں۔

اس کی بات پر وہ چپ ہو گئی۔ اس نے اپنے بیگ میں سے پین اور نوٹ بک نکال کر اس پر کچھ ہند سے گھسیٹے اور ایک نوٹ اس کی طرف بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ میرے بھائی کی کانمبر ہے۔ ”جس دن میں اپنی پڑھائی ختم کر کے یہاں سے چلی جاؤں اس کے ٹھیک ایک سال بعد اس سے رابطہ کر لینا۔“ اگر اس وقت تک میں تمہیں یاد رہی تو۔“

صفوان اتنے میں ہی خوش ہو گیا۔ اس کے لئیے امید کی ایک کرن تھی۔

میں کل آسٹریلیا جا رہا ہوں۔ جب لوٹوں گا تب تک تمہاری پڑھائی بھی مکمل ہو چکی ہو گی۔

تم مجھے تب تک ثابت قدم پاؤں گی۔

”وہ مسکراتا ہوا وہ نوٹ اپنے وائی لٹ میں رکھتا اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔

اور زینیہ سر جھکائے یونیورسٹی روڈ پر چل پڑی اور نامحسوس طریقے سے اسے سوچنے لگی۔

فائی قہ اور اس کی دوستی کو چھ مہینے ہو گئے تھے۔ اور دوسرے سمسٹر کے پیپرز کے بعد ابزلٹ آنے کا انتظار تھا۔

Kitab Nagri

اور جب رزلٹ انوائس ہوا تو وہ زینیہ کے لئیے بہت بڑا دھچکا تھا۔ کیونکہ وہ بامشکل پاس ہوئی تھی۔ اور اس کے لئیے یہ بہت شرمندگی کی بات تھی۔

پھر اکثر اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ الٹا ہونے لگا۔

اس کی کتابیں غائب ہونے لگیں۔ کبھی اس کے نوٹس اس کے بیگ میں سے غائب ہونے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

فائی قہ اس کے ہاسٹل بھی آنے لگی اور اکثر رات گئیے واپس جاتی۔ اس کے روم میں ایک الیکٹریکل کیٹل تھی، جس میں وہ لوگ رات کو چائے بنا کر پیتے تھے۔ اور اب زیادہ تر رات کی چائے فائی قہ ہی بنانے لگی۔

زینیہ چائے پینے کے بعد جلدی ہی سو جاتی اور اکثر اوقات اس کی آنکھ دن کے ایک دو بجے کھلتی۔ وہ بہت پریشان رہنے لگی۔ یونیورسٹی میں کم ایسٹینڈنس کی وجہ سے اسے وازنگ لیٹر بھی ایشو کیا گیا۔ اور پھر اسے فائی قہ پر کچھ شک سا گزرا ایک رات جب اس نے اس کے لئیے چائے بنائی تو وہ زینیہ نے چپکے سے ڈسٹ بن میں الٹ دی اور فائی قہ کی موجودگی میں ہی نیند کا بہانہ کر کے سو گئی۔ پھر وہ روزیہ کام کرنے لگی اور یونی میں اسے دیکھ کر فائی قہ کے ماتھے کے بل بڑھنے لگے۔

وہ اس وقت یونیورسٹی گراؤنڈ میں موجود تھی۔ موسم صاف تھا۔ دھوپ چمک رہی تھی لیکن دور کہیں آسمان کے کناروں پر بادل سراٹھا رہے تھے۔ ان دونوں لاسٹ سمسٹر چل رہے تھے۔ فائی قہ سے اب وہ کھینچی کھینچی سی رہنے لگی۔

اور پھر فائی نل رزلٹ والا دن بھی آگیا۔ زینیہ نے یونی میں ٹاپ کیا تھا۔ اور فائی قہ کے لئیے یہ بات ناقابل برداشت تھی۔ وہ زینیہ کو سخت نظروں سے گھورتی اس کے پاس سے گزر گئی۔ لیکن اس نے نوٹس نہیں کیا۔ وہ یونی میں مس الیگینس کے نام سے مشہور تھی۔ سب لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ بہت سے لڑکوں اور لڑکیوں نے اسے مباد کباد دی۔ یونی کے سبھی لڑکے اس کی بہت عزت کرتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اس نے صفوان کے دوستوں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ جنہوں صرف مبارک باد نہیں دی بلکہ اس کے لئیے پھول اور بہت سارے تحائف بھی لائے تھے۔

وہ ہاسٹل پہنچنے تک بہت تھک چکی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے سارے تحائف کھولے اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اسے وہ تحائف دیئے تو مختلف لوگوں نے تھے۔ لیکن سب پر صرف صفوان کی ہی کانام ہی لکھا تھا۔ اور پہلی بار اس نام نے اس کے دل کے تاروں کو چھیڑا تھا۔ چار سال گزر چکے تھے، لیکن وہ اسے نہیں بھولا تھا۔

اس کے بعد ڈائری کے سارے صفحے کورے تھے ان پر اس سے آگے کچھ نہیں لکھا گیا تھا۔
زرغام نے ڈائری بند کر دی اور سر ٹیبل پر رکھے اپنے ہاتھوں پر گرا دیا۔

اسے آج بھی وہ دن یاد تھا۔ جب اسے یونی کے ہی کسی لڑکے نے کال کر کے اسے بتایا تھا کہ زینیہ ہسپتال میں ہے۔ وہ پاگلوں کی طرح وہاں گاؤں سے اسلام آباد پہنچا تھا۔

جہاں ڈاکٹر سے اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی بہن کاریپ کیا گیا ہے۔ اور اسکے پیٹ میں چاقو سے وار کیے گئے ہیں۔

اس کی زندگی تو بچ گئی لیکن وہ ایک گہری نیند میں سو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے مجرموں کے نام بھی کہیں چھپ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن زرغام نے جو معلومات اکٹھی کی تھیں اس سے اسے یہی پتہ چلا تھا۔ کہ جس دن یہ واقعہ ہوا تھا اس دن وہ فائقہ کے ساتھ یونی سے گئی تھی۔

وہ جب اسلام آباد میں دردانہ بیگم کے گھر پہنچا تو اسے بتایا گیا کہ فائقہ سلطان تو اپنے گاؤں چلی گئی ہے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

اس نے اموجان اور بابا سے ریپ والی بات چھپالی اور صرف یہی بتایا کہ کوئی ی چور تھے جو اس سے موبائی ل اور پیسے چھین رہے تھے اور اس ہاتھ پائی ی میں وہ زخمی ہو گئی ی ہے۔ لیکن آگے کے دن زیادہ مشکل ہو گئی ی تھے۔ جب وہ بے ہوشی سے واپس ہوش کی دنیا میں نہیں لوٹی۔ وہ ہر روز ایک نئی ی امید سے اٹھتا شاید آج وہ خوبصورت دن ہو جب وہ نیند سے جاگ جائے گی۔ لیکن ڈکٹر کا کہنا تھا کہ وہ خود ہی ٹھیک نہیں ہونا چاہتی اور جب تک وہ نہس چاہے گی وہ اس نیند سے باہر نہیں آسکتی۔

وہ سب کچھ سن سکتی تھی، محسوس بھی کر سکتی تھی۔

زرغام سلطان خان کی حویلی گیا تھا۔ اس نے سلطان خان سے کہا کہ وہ اپنی بیٹی کو بلائے۔

تب فائی قہ سلطان بڑے زعم سے وہاں آئی ی تھی۔ اور زرخام کے زینیہ سے پیش آنے والے حادثے کے متعلق پوچھنے پر وہ مکرگئی ی کہ وہ تو زینیہ کو جانتی ہی نہیں ہے۔ زرخام اس کو مارنے کے لئی ی اس کی طرف بڑھا تھا۔ لیکن سلطان خان کے گارڈز درمیان میں آگئی ی تھے۔ اور وہ وہاں سے لوٹ آیا۔

لیکن اگلی صبح اس کے لئی ی ایک اور قیامت لئی ی کھڑی تھی۔ جب اسے پنائیت نے طلب کیا اور اس پر فائی قہ سلطان نے الزام لگایا تھا کہ زرخام نے اس کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور زرغام اس مکار لڑکی کو دیکھتا رہ گیا۔

اور پھر زرغام نے گواہی کے لئی اپنے کچھ دوستوں کو پنچائیت کے سامنے پیش کیا کہ جن دنوں کی فائی قہ سلطان بات کر رہی ہے ان دنوں وہ گاؤں میں نہیں تھا۔

لیکن اس واقعے کے بعد زرغام اور اس کے بابا کی ساکھ بہت متاثر ہوئی تھی۔

اور پھر فون پہ فائی قہ سلطان نے اسے دھمکی دی تھی کہ اگر آئی نہ مجھے نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچا بھی تو میں تمہیں اس قابل بھی نہیں چھوڑوں گی کہ تم اور تمہارا باپ اس گاؤں میں بھی رہ سکو۔

اور زرغام باپ کی ناراضگی اور ان کی عزت کی خاطر خاموش ہو گیا۔

زینیہ کو کوما میں گئی پورے تین سال گزر چکے تھے۔

دردانہ بیگم یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھیں۔ سلطان خان ان کے سامنے بیٹھا تھا۔ بڑی ہونے کی وجہ سے سارے فیصلے ان کی ہی ہوتے تھے۔ فائی قہ کی شادی بھی دردانہ بیگم نے اپنے ہی جاننے والوں میں کی تھی۔ انہیں سالوں گزر گئی تھیں، اسلام آباد میں آئے ہوئے اور وہ یہاں کے ماحول میں رچ بس گئی تھیں۔ فائی قہ بھی ان کے ہی نقش قدم پہ چل پڑی تھیں۔ وہ اپنی روایات اور اقدار کو بھول چکی تھیں۔ وہ ٹہلتے ٹہلتے کچھ پل کے لئی رکیں۔

سلطان خان یہ تم مجھے مشکل میں ڈال رہے ہو۔ تیری اس بیٹی کو میں اپنی بہو تو بنالوں لیکن مجھے نہیں لگتا یہ گھر بسائے گی۔ یہ تو بالکل ماں پر گئی پرانے خیالات کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

چلو پھر ٹھیک ہے کل ہی ان دونوں کا نکاح کرواتے ہیں اور پھر بعد میں ولیمہ کر لیں گے۔ تم گاؤں جا کر کہنا کہ زرغام علی خان نے زینب کو طلاق دے دی ہے۔

تبھی زوردار آواز کے ساتھ دروازہ کھول کر زینب اندر آئی تھی۔

”آپ لوگ ہوش میں ہیں؟“ خود بھی گنہگار ہونا چاہتے ہیں اور مجھے بھی گنہگار کر رہے ہیں۔

”دیکھ لے سلطان خان اس لڑکی کی زبان، میں کہتی ہوں اس کا جلدی سے کچھ کرو نہیں تو یہ اس زرغام کے ساتھ بھاگ جائے گی۔“

ہاں جاؤں گی اسی کے پاس شوہر ہے وہ میرا اور اس کے نکاح میں ہوتے ہوئے۔۔۔۔۔ چٹاخ کی آواز کے ساتھ ایک زوردار تھپڑ زینب کے منہ پر پڑا تھا۔

اور اس کے بعد سلطان خان نے پے درپے کہیں تھپڑ اسے رسید کیے۔ اور وہ حیرت اور بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

تو اس کے پاس جائے گی؟ میں تجھے زندہ چھوڑوں گا تو تم کہیں جاؤ گی۔

وہ اس کا گلہ دبانے کے لئے آگے بڑھے تھے۔ جب درمیان میں سفیر آگیا۔ ماموں جانے دیں، چھوڑ دیں اسکو۔

اور وہ اسے خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اسکے ساتھ جائے گی جس کے باپ نے میری بہن کے لئیے انکار کیا تھا۔

سلطان خان کی بات سن کر دردانہ خان کے زخم ہرے ہو گئے تھے۔

جبکہ زینب سلطان کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح اس کمرے سے باہر نکل گئی۔

سفیر اس لڑکی پر نظر رکھنا اور ہاں اس کا مو بائی ل بھی لے لو۔

ماں یہ کام میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔

دردانہ آپا آپ بس یہاں اس لڑکی کو سنبھال لیں۔

زرغام علی خان کا سینہ تو میں گولیوں سے چھلنی کروں گا۔ اس نے میرے سامنے میرے جوان بیٹے کو مارا

ہے۔ میں اسے عبرت کا نشان بنا دوں گا۔

وہ آج کافی دنوں کے بعد ہاسپٹل آیا تھا۔ اور روم کا دروازہ کھول کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

زینب کے بیڈ کے پاس سر جھکائے بیٹھے شخص کو دیکھ کر وہ تیزی سے اندر آیا۔

اپنے قریب آہٹ محسوس کر کے صفوان نے سر اٹھایا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

اسلام علیکم کے ساتھ اس نے اپنا ہاتھ مصحفہ کے لئیے بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

جسے زرغام نظر انداز کرتا ہوا زینہ کی طرف بڑھا اور جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

صفوان ایک سائیڈ پر رکھے بیچ پر بیٹھ گیا۔

زرغام نے زینہ کا ہاتھ تھام کر چند لمحے اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔

اپنا میں نے جاب چھوڑ دی ہے۔ میں واپس گاؤں جا رہا ہوں۔ بابا کی جگہ اب مجھے سنبھالنی ہے۔

آپ چلیں گی نہ میرے ساتھ؟ جانتی ہیں ڈاکٹر نے اجازت دے دی ہے۔ میں آپ کو گھر لے جاسکتا ہوں۔

اس کی بات سن کر صفوان کے دل میں درد کی ایک ٹیس ای اٹھی تھی۔

اس کے ہاتھ کا بوسہ لے کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور مڑ کر صفوان کی طرف دیکھا اور اسے اشارے سے باہر

چلنے کے لئے کہا۔

باہر آ کر کاریڈو میں موجود ایک بیچ پر دونوں برابر بیٹھ گئے۔

www.kitabnagri.com

میرا نام صفوان یحییٰ ہے۔

جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ آگے بولیں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

میں آسٹریلیا سے کل ہی لوٹا ہوں۔ کچھ نجی مسائیل کی وجہ سے میں دو سال لیٹ پاکستان آ رہا ہوں۔

مجھے آج ہی اپنے ایک دوست کے توسط سے زینہ کی کنڈیشن کے بارے میں پتہ چلا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کمرے میں نیم اندھیرا کیے پڑی تھی۔ بے آواز آنسو بہاتے وہ سوچ میں گم تھی کہ وہ اب کیا کرے گی۔ اگر یہاں رہتی تو ایک گناہ کی مرتکب ہوتی اور اگر زرخام علی خان کو مدد کے لئیے پکارتی ہے تو تب بھی وہ جانتی ہے کہ زندگی کانٹوں پر بسر کرنے جیسا ہے۔ عجیب دورائے پر آکر کھڑی ہوگئی تھی۔ جس کے آگے کنواں تو پیچھے کھائی تھی۔

لیکن اسے کسی ایک میں گرنا ہی تھا۔ لیکن وہ اللہ کی گنہگار نہیں ہو سکتی تھی۔

تبھی کوئی دے پائوں کمرے میں داخل ہوا تھا۔ جوں ہی کمرے میں روشنی ہوئی، زینب کو ماں کی پکار سنائی دی۔ ان کی آواز بہت مدھم تھی۔

زینب نے جھٹ سے منہ سے کمبل ہٹایا اور بھاگ کر ماں کے گلے لگ کر رونے لگی۔

کافی دیر آنسو بہانے کے بعد وہ ماں سے الگ ہوئی۔

آپ کب آئیں ہیں؟ ”اس کی آواز سرگوشی لئیے ہوئے تھی۔“

www.kitabnagri.com

دوپہر میں ہی پہنچی ہوں۔ تمہارے باپ نے بلایا ہے کہ تمہیں سفیر سے نکاح کے لئیے راضی کروں۔

ان کی بات پر اس نے ان کے ہاتھ جھٹک دیے۔

”آپ بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوگئی ہیں؟“

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے نفی میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس کی مٹھی میں ایک چھوٹا سا موبائل دیا۔ صبح سے پہلے اگر وہ تمہیں آکر یہاں سے لے کر جاسکتا ہے تو چلی جاؤ۔

ورنہ سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی تمہاری قسمت کا فیصلہ تمہارے باپ کے ہاتھ میں ہو گا۔ اس کے گال پر بوسہ دے کر وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔

وہ گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔ جب اس کا موبائل بجنے لگا۔ اس نے انجان نمبر دیکھ کر کال کاٹ دی اور پھر وقفے وقفے سے کوئی چار بار کال آئی۔ پانچویں بار زر غام نے کال ریسیو کر لی۔

دوسری طرف سے جو آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی، اس کی آنکھیں پٹ سے کھل گئی۔ وہ بہت مدہم آواز میں بول رہی تھی۔

دیکھ ئے کیا آپ مجھے ابھی آکر یہاں سے لے کر جاسکتے ہیں؟

کہاں ہو تم؟

دردانہ پھپھو کے گھر۔۔۔۔۔

اوکے! میں آ رہا ہوں۔۔۔

بلیک پینٹ پر بلیک شرٹ زیب تن کیے کوٹ بازؤں میں ڈالتا وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

عجیب شخص ہے ایک بار بھی یہ نہیں پوچھا کہ مسئی لہ کا ہے۔ کیوں آدی رات کو بھلا رہی ہو۔

اسے کال کیے تقریباً تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ صبح ہونے میں بس ایک گھنٹہ باقی رہ گیا تھا۔ اس نے ایک بیگ میں اپنا مختصر سا سامان رکھ کر جانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔

وہ بار بار گھڑی دیکھ رہی تھی۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کے خدشے بڑھتے جا رہے تھے۔

تبھی اس کا موبائل وائی بریٹ ہوا۔ زرغام کا نمبر دیکھ کر اس نے جھٹ سے کال ریسیو کی۔

اپنے کمرے کی لائیٹ دوبار آن کر کہ آف کرو۔ اس نے اس کی بات پر عمل کیا، اور فون دوبارہ کان سے لگایا تو وہ کال کٹ چکی تھی۔

لگتا ہے مجھے یہ شخص بے وقوف بنا رہا ہے۔

اگلے لمحے اس کے کمرے کی کھڑکی پر دستک ہوئی تھی۔ اور ساتھ ہی ایک بار پھر سے موبائل پر کال آنے لگی۔ اس نے آگے بڑھ کر کھڑکی کھول دی۔

www.kitabnagri.com

زرغام جلدی سے اندر داخل ہوا اور سب سے پہلے لائیٹ آف کی۔

بلیک کلر کے قمیض شلوار پہ بلیک بڑی سی چادر رکھے وہ رات کا ہی حصہ لگ رہی تھی۔

اس کے ہاتھ میں موجود مختصر سے سامان پر نظر ڈال کر اس نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے بیگ لے لیا۔

چلیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زینب نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے پیچھے کھڑکی کی طرف مڑ گئی۔ کھڑکی کے ساتھ ہی چھوٹی سی منڈیر تھی جس سے زرغام تو تیزی سے گزر گیا، لیکن وہ اپنی جگہ پر کھڑی خوفزدہ نظروں سے دیکھتی رہ گئی۔

زرغام علی خان نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ابھی تک وہیں کھڑی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور پھر اگلے پانچ منٹ میں وہ ساتھ والے گھر کے صحن میں تھے۔

صحن کی دیوار پھلانگ کر وہ مختلف گلیوں سے ہوتے ہوئے ایک مین روڈ پر پہنچے، جہاں زرغام خان کی گاڑی کھڑی تھی۔

وہ ریش ڈرائی یونگ کرتا ہوا ہاسپٹل پہنچا زینب کو زینب کے کمرے میں چھوڑ کر اسے کچھ ضروری ہدایات دے کر وہ وہاں سے گاؤں کی طرف نکل آیا۔

راستے میں اس نے صفوان کو ساری صورتحال بتائی اور اسے صبح ہاسپٹل جا کر زینب کی خبر گیری رکھنے کے لئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے اپنی گاڑی ایک دوست کے گھر چھوڑی اور دوست کی گاڑی لے کر ٹھیک آٹھ بجے وہ اپنے گاؤں میں تھا۔ جہاں صبح اعلان کیا گیا تھا کہ آج زرغام علی خان کی دستار بندی کی جائے گی۔

صبح دس بجے کے قریب فائی قہ زینب کے کمرے میں آئی اور کافی دیر دروازے پر دستک دینے کے بعد جب کوئی جواب موصول نہ ہوا تو وہ سلطان خان سفیر اور باقی سب کو بلا لائی۔

Posted On Kitab Nagri

جب ایکسٹرا کی کے ساتھ دروازہ کھولا گیا تو اندر زینب کی غیر موجودگی پر سب کو سانپ سونگھ گیا۔

سب سے پہلے ہوش فائی قہ کو ہی آیا۔ باباجان وہ زرغام علی خان اسے لے گیا ہے۔

اس کی بات پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹے۔

وہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچے گا۔ سلطان خان نے جلدی سے جیب سے موبائی ل نکالا اور نزاکت کو کال

ملائی۔

نزاکت اپنے بندوں کو لے کر اسلام آباد پہنچ آؤ۔

صاحب خیر تو ہے؟

آج زرغام علی خان کی زندگی کا آخری دن ہوگا، نزاکت جلدی سے شہر پہنچو۔۔

صاحب اگر زرغام خان کو مارنا ہے تو شہر آنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو ابھی گاؤں میں ہے، اس کی آج دستار

www.kitabnagri.com

بندی ہو رہی ہے۔۔

۔ کیا؟ اس کی بات پر ان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

سلطان خان ہاتھوں میں موبائی ل تھامے گم صم کھڑے تھے۔ اگر وہ گاؤں میں ہے تو زینب کس کے ساتھ

گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے اپنی بیوی کو مشکوک نظروں سے دیکھا، جو خود بھی زرغام علی خان کی گاؤں میں موجودگی کے بارے میں سن کر کافی پریشان لگ رہیں تھیں۔

سلطان خان نے ان کی حالت دیکھتے ہوئے سر جھٹکا، اور سفیر کی طرف رخ کیا۔

سفیر اپنے کنٹیکٹ یوز کرو اور سارے ہاسٹلز چھان مارو اس کی یونیورسٹی کی دوستوں سے اس کے بارے میں
انفارمیشن لو۔

سفیر کو ہدایات دے کر وہ اپنے موبائل میں کوئی نمبر پر ریس کرنے لگے۔ نزاکت تمہاری بہن زرغام کی حویلی میں کام کرتی ہے نہ اس سے پتہ کرواؤ کیا زینب زرغام کی حویلی میں موجود ہے۔ جی سردار میں جلد سے جلد پتہ کروا کے آپ کو بتاتا ہوں۔

دردانہ بیگم نے گلا کھنکھار کر سلطان خان کو متوجہ کیا۔

سلطان خان مؤدب سے بہن کے سامنے بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

سلطان خان تو نے زرغام علی خان کو بہت ہلکا لیا ہے۔ وہ اپنے باپ کی طرح سیدھا سادہ نہیں ہے۔ بہت شاطر دماغ ہے اس کا لڑکی کو لے کر وہیں گیا ہے۔ اور مجھ سے لکھو اے وہ دستار بندی کے بعد جرگہ بلائے گا۔

اور دردانہ کی بات پر وہ کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

صفوان آٹھ بجے کے قریب ہاسپٹل پہنچا کھانے پینے کے کچھ لوازمات لئیے وہ دروازے پر دستک دیتا ہوا اندر داخل ہوا۔

ساری رات کے جگرتے کے بعد زینب بے غم سو رہی تھی۔ کھٹکے کی آواز پر وہ کچی نیند سے بیدار ہوئی اور چادر سے اپنے چہرہ چھپاتے ہوئے اٹھ کہ بیٹھ گئی۔

صفوان نے اندر داخل ہو کر ہاتھ میں موجود بیگ ایک سائیڈ پیڈ پر پڑے ٹیبل پر رکھے، اور نظریں جھکائے ایک سائیڈ پیڈ پر رکھے بیچ پر بیٹھ گیا۔

زرغام نے آپ کے بارے میں بتایا تھا۔ یہ آپ کے کھانے پینے کا کچھ سامان ہے۔ ہاسپٹل کی انتظامیہ کو بھی میں نے بتا دیا ہے کہ آپ یہاں تیماردار کی حیثیت سے رہیں گی۔ آپ یہاں بالکل محفوظ ہیں۔

اسکی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور صفوان اٹھ کر باہر کی طرف چل دیا۔

بات سنیں!

اسکے پکار پر وہ بغیر مڑے رک گیا۔

مجھے آپ کا موبائل چاہیے ہے۔ مجھے کسی کو اپنی خیریت کی اطلاع کرنی ہے۔

معاف کیجئے گا مجھے زرغام نے آپ کو موبائل دینے سے منع کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی بات پر وہ تلملا کر رہ گئی۔ اور بند دروازے کو دیکھنے لگی، جہاں سے وہ باہر گیا تھا۔

اس کا ایک دل کیا وہ یہاں سے بھاگ جائے۔ لیکن وہ جانتی تھی اگر یہاں سے وہ بھاگ گئی تو اس کا باپ اسے آسانی سے ڈھونڈ لے گا۔ کیونکہ اس کے پاس یہاں سے مضبوط اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

اور اگر اس بار اس کا باپ اس تک پہنچ گیا تو اس کے عتاب سے اسے کوئی بھی نہیں بچا سکے گا۔ کیونکہ سلطان خان کے دل پہ اس کے بیٹے کے موت کی آگ جل رہی تھی۔ اور اس آگ میں جل کر نہ جانے ابھی اور کس کس نے جھسم ہونا تھا۔

وہ چپ چاپ اپنی جگہ سے اٹھی اور واش روم میں منہ ہاتھ دھو کر پیکٹ میں سے کھانا نکال کر کھانے لگی۔ کھان کھا کر وہ وضو کی نیت سے واش روم میں گھس گئی۔ باہر نکلی تو پہلی بار اس کی نظر اس کمرے میں موجود دوسری خاموش شخصیت پر پڑی۔ جو سوتے ہوئے بھی اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ وہ کتنے پل اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے دیکھتی رہی۔

Kitab Nagri

بڑی بڑی غلافی آنکھیں، سنہری بالوں کی چٹیا، بے انتہا گوری رنگت، گلابی پنکھڑیوں سے لب وہ اس کے حسن سے حد درجہ متاثر نظر آرہی تھی۔

اسے اس لڑکی میں زرغام علی خان کی مشابہت نظر آئی۔ اس کے چہرے سے ہوتی ہوئی اس کی نظر اس کے ہاتھوں پر ٹک ٹک گئی۔ سفید ہاتھوں میں ہلکا گلابی پن تھا۔ بائیں ہاتھ کی مخروطی انگلی میں ڈائی منڈ کی بیش قیمت رنگ پڑی تھی۔ جو اس کے ہاتھوں کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سلطان خان فون کال سننے کے بعد یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا۔

دردانہ بیگم نے چشمے کے پیچھے سے سلطان خان کو دیکھا۔

کیا ہوا ہے سلطان؟

وہ چلتے چلتے ایک جگہ پہ کھڑے ہو گئی۔

زرغام علی خان نے کل جرگہ بلایا ہے۔ سردار اعلیٰ سلمان پاشا نے مجھے بھی بلایا ہے۔

ہممم! تم جاؤ سلطان وہ یقیناً زینب کو جرگے کے سامنے پیش کرے گا۔

اور ان کی بات پر وہ گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

دردانہ اپنی بیٹی کا خون تو ہمارے علاقے میں معاف ہے نہ۔ جو بیٹیاں باپ کے سامنے سر اٹھانے کی ہمت کر لیں

www.kitabnagri.com

انہیں جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

سلطان خان پہلی بار تو نے مرد ہونے کا حق ادا کیا ہے۔ اس کو وہیں جہنم واصل کر دینا۔

Posted On Kitab Nagri

جرگے میں سب لوگ موجود تھے۔ سلطان خان کی نگاہیں زینب کو ڈھونڈ رہیں تھیں۔ لیکن وہ کہیں نہیں تھی۔
سلمان پاشا نے ہی بات کا آغاز کیا۔

سلطان خان تمہاری بیٹی کہاں ہے، زرغام علی خان چاہتا ہے کہ تم زینب کو اس کے حوالے کر دو۔

اور سلمان پاشا کی بات پر سلطان خان ہک دہک رہ گئی۔ وہ تو کیا سوچ کر آئے تھے۔ جبکہ زرغام خان نے تو ان کے ساتھ ہی گیم کھیلی تھی۔

جی مجھے کچھ وقت چائیے، میں ایک ہفتے تک اسے لے آؤں گا۔ سلطان خان کی بات پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے
زرغام علی خان نے استہزایہ ہنسی ہنسا۔

اس کی ہنسی سلطان خان کو طیش دلا گئی۔

اور اس نے تیزی سے اپنا پسٹل نکال کر زرغام علی خان پر تان لیا۔ جبکہ وہ اطمینان سے اٹھ کر سینہ تان کر ان کے
سامنے کھڑا ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

زرغام کے آدمیوں نے سلطان خان اور اس کے آدمیوں کے سروں پر پہلے ہی نشانہ باندھ لیا تھا۔ زرغام اپنی چادر
کو ایک جھٹکا دے کر درست کرتا ہوا اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔ جبکہ سلطان خان نے زہر خندہ نظر اس کے
چہرے پر ڈالی اور اپنا پسٹل نیچے کر لیا۔

زرغام تم اس لڑکی کو حویلی لے آؤ۔

Posted On Kitab Nagri

لے آؤں گا اموجان! بس ایک ہفتہ جو سلطان نے مانگا ہے وہ پورا ہونے دیں۔

میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کیا عذر بیان کرے گا۔ اپنی بیٹی کی غیر موجودگی کا۔

زرغام چھوڑ دو، بس کر دو اور اپنا گھر بسالو۔

اس نے ایک گہری سانس بھری۔ اموجان میری جان سے پیاری بہن ہاسپٹل میں زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی ہے۔

ابھی تو میں خاموش ہوں، طوفان تو اس دن اٹھے گا جس دن ہوش کی دنیا میں لوٹے گی۔ اور زائی رہ خاتون نے اپنے جوان جہان بیٹے کو دیکھا جو اپنے دادا کی طرح دشمنیاں بھی ایسے نبھاتا تھا۔ جیسے وہ اس کا قیمتی رشتہ ہو۔

رات کی سیاہی اپنے پر پھیلا رہی تھی۔ حویلی کی اونچی دیواروں کے پار اس وقت سلطان خان غضب ناک ہو رہا تھا۔ اور اسکے عتاب کا نشان اسکے ادنیٰ ملازم بن رہے تھے۔

اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ زرخام علی خان کے ساتھ کیسے نبٹے۔ اس کی ہر چال الٹی پڑ رہی تھی۔ وہ غصے سے بپھرا ہوا تھا۔

بلیک ہوڈی سے منہ چھپائے وہ اپنے فلیٹ سے نکلا اور لفٹ سے نکل کر سر جھکا کر وہ اس بلڈنگ کی حدود سے باہر نکل آیا۔ مین روڈ پر آکر اس نے ایک ٹیکسی لی اور اسے مطلوبہ جگہ کا نام بتا کر چوکنہا ہو کر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاسپٹل سے تھوڑا پہلے وہ ٹیکسی سے اتر آیا اور اب اس کا رخ ہاسپٹل کی جانب تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمر خالی تھا۔ وہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا اور جھک کر زینہ کی پیشانی پر بوسہ دینا چاہا۔ لیکن اس سے پہلے ہی کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچا وہ اس افتادہ کے لئیے تیار نہیں تھا۔ اس لئیے اس کے ساتھ ہی کھینچتا چلا گیا، لیکن جلد ہی اس نے خود کو سنبھال لیا اور پیچھے موجود شخصیت کے ہاتھ کو پکڑ کر ایک جھٹکادے کر سامنے کیا تو زینب کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

دوسری طرف وہ بھی اسے دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ سوری! میں نے سوچا نہ جانے کون ہے اور شاید انہیں کوئی نقصان پہنچانے والا ہے۔

اسکی بات پر زرخام نے اثبات میں سر ہلایا اور نرمی سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

وہ وضو کر کے واش روم سے نکلی تھی۔ اس کے چہرے پر پانی کے قطرے موتیوں کی طرح اس کے چہرے سے پھسل پھسل کر نیچے گر رہے تھے۔ اور اس نے ہمیشہ کی طرح بلیک چادر لپیٹ رکھی تھی۔ اس کی نظریں اپنے چہرے پر جمے دیکھ کر وہ کنفیوژ سی ہو گئی اور اس کی سائیڈ سے نکل کر ایک سائیڈ پہ رکھے بیچ پر جا کر بیٹھ گئی۔

جبکہ زرخام سر جھٹک کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس لوٹا تو اس کے ساتھ دو ڈاکٹرز بھی تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر زینبہ کامعائی نہ کرنے لگے جبکہ وہ زینب کے برابر آکر بیٹچ پر بیٹھ گیا۔ اس کا کندھا زینب کے کندھے کے ساتھ مس ہوا تو خود میں سمٹ گئی اور غیر ارادی طور پر اس کے اپنے درمیان تھوڑا سا فاصلہ قائم کر گئی۔

زرغام علی خان کی نظریں سامنے تھیں۔ لیکن پھر بھی اس نے اس کا چوکنا اور پھر فاصلہ قائم کرنا اس کی آنکھوں سے چھپا نہیں رہ سکا تھا۔ اس کے چہرے پر ناگوار سے تاثرات پھیل گئی اور وہ بیٹچ سے اٹھ کر سامنے موجود ونڈو میں کھڑے ہو کر باہر دیکھنے لگا۔

زینب نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا جو ایک ہاتھ ونڈو پر رکھے جب دوسرا ہاتھ پاکٹ میں رکھے پوری دل جمعی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ بلیو جینز پر بلیک ہوڈی پہنے ہلکی ہلکی داڑھی صاف رنگت پیشانی پر پھیلے بال جنہیں وہ تھوڑی دیر کے بعد ہاتھوں سے پیچھے کرتا تھا لیکن وہ پھر سے اسکی پیشانی کو چھونے کی خواہش میں واپس آگے آجاتے۔ زینب نے اپنے دل کی غیر ہوتی حالت پہ نظریں جھکا لیں۔ لیکن دل پھر سے اسے دیکھنے کے لئے بصد تھا۔ اب کی بار اس نے نظریں اٹھائی تو وہ تیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ جی جان سے کانپ گئی، جیسے اس کی چوری پکڑی گئی۔

تبھی ایک ڈاکٹر اسکے پاس آیا۔

سردار صاحب مبارک ہو، آپ کی بہن کی کنڈیشن بہت حوصلہ آفر ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گی۔ اور ڈاکٹر کی بات سن کر اس کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر ز کے جانے کے بعد وہ زینہ کے پاس آیا۔

ایسا آپ نے سنا ڈاکٹر ز کیا کہہ رہے ہیں آپ ٹھیک ہیں۔ بس آپ جلدی سے اٹھ جائیں پھر میں آپ کو حویلی لے کے چلوں گا۔ ہم اپنے گھر چلیں گے اموجان کے پاس چلیں گے۔

زینہ سب سن رہی تھی۔ وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی۔ صرف اموجان کے پاس کیوں؟

کیا باباجان مجھے قصور وار سمجھتے ہیں۔

وہ کمرے میں موجود اس لڑکی کو بھی دیکھنا چاہتی تھی جس کا لمس وہ محسوس کر رہی تھی۔ اس خاموش کمرے میں جس کی سسکیاں گونجتی تھیں۔

بے بسی سے اسکے آنسو نکل آئے۔ جنہیں ہمیشہ کی طرح زرغام علی خان نے پوروں پر چن لیا۔

وہ پھر سے جا کر ونڈو میں کھڑا ہو گیا۔ میں واپس گاؤں جا رہا ہوں۔ ایک ہفتے کے بعد واپس آؤں گا۔ پھر تمہیں بھی لے جاؤں گا۔

www.kitabnagri.com

اور وہ سر جھکائے بیٹھی زینب پر ایک گہری نظر ڈال کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

اور وہ خاموش نظروں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگی جہاں سے وہ باہر گیا تھا۔

”حُب عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب دل کی گہرائیوں سے ہونی والی محبت ہے اور جب کوئی اپنا سیاہ سے سیاہ رخ اس ڈر کے بغیر آپ کے سامنے کھول کر رکھ دے کہ آپ نہ تو اس کو دھتکاریں گے اور نہ طعنہ بازی کریں

Posted On Kitab Nagri

گے، جب کوئی بچوں کی طرح آپ کے سامنے اونچا اونچا رو لے، یا پھر پاگلوں والی کوئی بات کر کے ہنس لے، کہ آپ اسے دل سے جانتے ہیں، آپ سمجھیں کہ وہ مطمئن ہے کہ اسکی بات صرف آپ تک ہی محدود رہے گی تو اس تعلق کو حب کہتے ہیں۔

زینب کا زرغام کے ساتھ تعلق بھی بس ایسا ہی تھا۔ اسی لئی بے توجہ اس کے لئی سارے راستے بند ہو گئے تھے۔ اس نے اسے پکار لیا اور وہ بھی بغیر کوئی سوال کیے اس تک چلا آیا تھا۔

ایک ہفتے کے بعد آج پھر سے جرگہ بلایا گیا تھا۔ جرگے میں سب لوگ موجود تھے۔

بلیک قمیض شلوار پہ سر پر وائیٹ دستار رکھے علاقے کے سارے سردار موجود تھے۔

سلطان خان سر جھکائے بیٹھا تھا، کیونکہ اس ایک ہفتے میں اس نے اسلام آباد کا ایک ایک کونہ چھان مارا تھا لیکن زینب سلطان کو نہ جانے زرغام علی خان نے کس کونے میں چھپا دیا تھا۔

سلمان پاشا کی آواز سلطان خان کے کانوں میں گونجی تو وہ اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر نکلا۔

جناب سردارِ اعلیٰ میری بیٹی زینب کو یہ شخص زرغام علی خان پہلے ہی اغوا کر کے نہ جانے کہاں چھپا دیا ہے۔

زرغام علی خان ٹانگ پہ ٹانگ رکے اطمینان سے بیٹھا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

سلمان پاشا زرغام کی طرف مڑے۔ سردار زرغام علی خان کیا سلطان خان نے آپ پر جو الزام عائد کیا ہے وہ درست ہے۔

زرغام علی خان نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ بچائی پر سے تھوڑا آگے ہو کر بیٹھا، جی وہ میرے پاس ہی ہے لیکن میں نے اسے اغوا نہیں کیا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے مرے پاس آئی ہے۔

اگر ایسا ہے تو اسے جرگے کے سامنے پیش کرو سلطان خان للکار کر بولے۔

اس کے لئیے اسے یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہے اس کا وڈیو پیغام۔ اس نے موبائی ل سردار اعلیٰ کے آگے کرتے ہوئے کہا۔

وہ بھی جرگے میں پیش ہو جائے گی، لیکن اس سے پہلے اس کی جان کی امان چائی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ سلطان خان اس کی جان لینے کے درپہ ہیں۔ اور ہاں انہوں نے اس کا زبردستی نکاح پہ نکاح کروانے کی کوشش بھی کی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سلطان خان تم اتنے گرگئی ہو۔

جی نہیں سردار اعلیٰ یہ لڑکا مجھ پر الزام لگا رہا ہے۔

لیکن صرف یہ لڑکا نہیں کہہ رہا تمہاری بیٹی بھی یہ کہہ رہی ہے۔

سلطان خان کے کندھے ڈھلک گئی۔ وہ کسی ہارے ہوئے جواہری کی طرح اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

سلطان خان تمہیں وارننگ دی جا رہی ہے۔ اگر آگے سے کچھ ایسا ہوا تو آپ کو اس کی سزا ملے گی۔

زرغام علی خان اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور چلتا ہوا سلطان خان کے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔

سلطان خان مجھے تمہاری بیٹی کی جان کی امان نہیں چائی ہے تھی۔

وہ تو تمہارا خون ہے اگر مرتی ہے تو مر جائے۔ میں تو تمہیں یہاں تک اس لئی لایا ہوں کہ اب جرگے میں وہ

شامل ہوگی تو میری بیوی کی حیثیت سے اور جب تم میری بیوی کا خون کرو گے تو پھر خون بہا میں کیا اپنی جان دو گے یا پھر اپنی دوسری شادی شدہ بیٹی فائی قہ سلطان۔

اور اس کی باتیں سن کر سلطان خان کے ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے تھے۔

زرغام نے ٹشو اس کی طرف بڑھایا تھا اور بڑی شان سے اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔

آج اس کی طبیعت بہت خراب ہو رہی تھی۔ اس کا وجود شل ہو رہا تھا۔ اسے آرام کی ضرورت تھی، لیکن ہاسپٹل کے اس کمرے میں اس کے آرام کے لئیے ایک بیچ ہی تھا۔ وہ ڈاکٹر سے دوائی لے کر تھکے تھکے قدموں سے روم میں داخل ہوئی۔ دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ ایک پل کے لئیے ٹھٹھک کر رک گئی۔

اسلام علیکم! کہہ کر وہ اندر داخل ہوئی چار قدموں کا فاصلہ طے کر کے اس کی سانس پھولنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جا کر بیچ پر بیٹھ گئی۔ لیکن اسے لگ رہا تھا اس کا جسم ٹوٹ رہا ہے۔

میں۔۔۔ میں تمہیں لینے آیا ہوں۔ چلیں؟ اس نے مشکل سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا، لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

جی چلیں! اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

زرغام علی خان نے زینب کے پاس رکھا اپنا کوٹ اٹھا کر بازو میں ڈالا اور گاڑی کی چابی لے کر ایک بار زینب کے پاس اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ زینب تب تک اپنا بیگ نکال کر بیچ پر رکھ چکی تھی۔ جسے باہر نکلتے ہوئے زرغام علی خان لے کر باہر نکلا تھا۔

وہ کانپتے وجود کے ساتھ اس کے پیچھے چل دی۔ لیکن گاڑی تک پہنچتے پہنچتے وہ ہانپ گئی۔ وہ فرنٹ ڈور کھولے اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

زینب نے شدت سے خدا سے دعا کی کہ بس وہ ایک بار گاڑی کی سیٹ تک پہنچ جائے۔ لیکن ہر گھڑی قبولیت کی نہیں ہوتی۔ وہ گاڑی سے تقریباً ایک انچ کے فاصلے پر تھی۔ جب اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ لیکن آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس نے زرغام علی خان کو تیزی سے اپنی طرف بڑھتے دیکھا تھا۔

اس نے جس وقت اسے تھامتا تو اسکا جسم بھٹی کی طرح جل رہا تھا۔ اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر اس نے گاڑی کی کچھلی سیٹ پر ڈالا اور اپنے فلیٹ میں لے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے بیڈ پر لیٹا کر اس پر بلینکٹ ڈال کر وہ اپنے پڑوس میں ہی موجود فخری صاحب کو بھلا لایا جو ایک ڈاکٹر تھے۔ اسے اس فلیٹ میں رہتے ہوئے تقریباً تین سال ہو گئی تھی۔ اس لئیے آس پاس کافی لوگوں سے اس کی جان پہچان تھی۔

انہوں نے چیک اپ کے بعد کچھ دوائی لکھ کر دیں۔ زرغام دیکھو اسے بہت تیز بخار ہے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھتے رہو اور کوشش کرو کہ یہ کچھ کھالے۔

جی! اس نے اثبات میں سر ہلایا اور انہیں چھوڑنے ڈور تک آیا۔

چونکہ اب کافی دیر ہو چکی تھی۔ اس نے کال کر کہ اموجان کو اس کی خراب طبیعت کا بتایا اور ساتھ ہی آج واپس نہ آنے کے بارے میں بتایا۔----- وہ جس وقت ہوش میں آئی
وہ اسکے قریب چائی پر ڈالے اسکی پیشانی پر ٹھنڈی پٹیاں رکھ رہا تھا۔ زینب کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکل گیا۔

Kitab Noori

زینب بالکل خاموشی سے پڑی رہی۔ وہ پہلے سے بہتر محسوس کر رہی تھی۔

دودن سے خالی پیٹ ہونے کی وجہ سے اس میں اٹھ کر بیٹھنے کی بھی سکت نہ تھی۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ دودھ اور بریڈ لے کر کمرے میں داخل ہوا۔ اور سائیڈ ٹیبل پر دونوں چیزیں رکھ کر وہ اس کے قریب آیا۔ اسکی اٹھنے میں مدد کے لئے زرغام نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیسے زینب نے تھام لیا۔

تھوڑی سی ہمت کر کے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اور دودھ کے چھوٹے چھوٹے سپ لینے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سامنے چئی پر پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے اس کی کاروائی ملاحظہ کر رہا تھا۔

آج پہلی زرغام علی خان نے اسے بغیر چادرے کے دیکھا تھا۔ اس کی چادر گلے میں پڑی تھی۔ ڈارک براؤن بال گرنے کی وجہ سے کھل کر کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔

بیماری کی وجہ سے اس کی رنگت زردی مائل ہو رہی تھی۔ دودھ کا گلاس ختم کرکے اسے جوں ہی کچھ طاقت محسوس ہوئی۔ اس نے اپنی چادر سر پر ٹکائی۔

زرغام کی نظروں سے خائف ہو کر وہ اپنی گود میں رکھے ہاتھوں کو مسلنے لگی۔

سوری میری وجہ سے آپ لیٹ ہو گئی ہیں۔ میں ٹھیک ہوں اب تو ہمیں چلنا چاہیے۔

زرغام نے ایک ہنکارا بھرا۔۔۔۔۔

جی ہم کافی لیٹ ہو چکے ہیں۔ اب آپ آرام کریں، ہم صبح ہی گاؤں کے لئیے نکلیں گے۔

اسکی بات پر اس نے شکر کا کلمہ پڑا اور کمرے سے اس کے جانے کا انتظار کرنے لگی۔

اسے منتظر پا کر وہ کمرے سے نکل گیا۔ اور زینب اتنے دنوں کے بعد نرم بستر میسر ہونے سے کچھ ہی پل میں نیند کی وادی میں گم ہو گئی۔

وہ کہیں بار کمرے کا چکر لگا چکا تھا۔ لیکن وہ گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی تھی۔ وہ اپنے لئیے کافی لے کرٹی وی کے آگے بیٹھ گیا اور کافی کے چھوٹے چھوٹے سپ لینے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

کھٹکے کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا وہ گلابی قمیض شلوار پہ وائیٹ بڑی سی چادر لٹیے تیار کھڑی تھی۔ میں تیار ہوں ہم چلیں۔

زرغام نے ریوٹ اٹھا کر آواز کم کی۔ اور چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ اسکی پیشانی کو ہاتھ سے چھو کر بخار چیک کیا۔ اب کیسا محسوس کر رہی ہوں تم۔

جی ٹھیک ہوں۔

وہ سامنے کچن ہے، ناشتہ کچن میں رکھا ہے۔ ناشتہ کر لو پھر نکلتے ہیں تب تک میں چیخ کر لیتا ہوں۔

وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوئی تو سامنے ہی وہ کوٹ پہنتا ہوا روم سے باہر نکلا۔

چلیں۔ جی چلیں۔ اوکے! پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے۔ وہ گھڑی دیکھتے ہوئے بولا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ اسکے پیچھے چل دی۔

تھوڑی دیر کے بعد بلیک مرسڈیز ہواؤں سے باتیں کرتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔

پانچ گھنٹے کے تھکا دینے والے سفر کے بعد جس وقت وہ لوگ گاؤں کی حدود میں داخل ہوئے۔ تو پہلے سے انکے انتظار میں دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔ ایک زرغام کی گاڑی کے آگے جبکہ ایک پیچھے چل دی۔

ان کی گاڑی جس وقت حویلی میں داخل ہوئی تو دوپہر ڈھل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام خان نے تھوڑی دیر اسکے نیچے اترنے کا انتظار کیا۔ تم اس سائیڈ پہ چلی جاؤ۔ اسے اشارے سے بتا کر اس نے گاڑی پھر سے سٹارٹ کی اور وہاں سے چل دیا۔

زینب نے چاروں اطراف کا جائی زہ لیا۔ ایک سائیڈ پہ گیراج تھا جہاں پہلے سے ہی دو تین گاڑیاں کھڑی تھیں۔ ایک طرف خوبصورت سا گارڈن تھا۔ جب کے اس کے بالکل سامنے لکڑی کا ایک آہنی دروازہ تھا۔

وہ سست قدموں سے آگے بڑھی اور لکڑی کا دروازہ دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

سامنے ایک بہت بڑا ہال تھا۔ ہال کے درمیان میں رکھے صوفے پر ایک بے حد نفیس سی خاتون بیٹھی تھی۔ بہت سے ملازم آ جا رہے تھے۔ ان عورت نے مڑ کر زینب کو دیکھا۔ زینب کو لگ رہا تھا اس کا اصل امتحان اب شروع ہونے والا ہے۔

وہ آگے بڑھی اور سر جھکا کر اس عورت کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی۔

جبکہ زائی رہ خاتون الجھی نظروں سے سامنے کھڑی سرخ و سفید رنگت اور خوبصورت نقوش کی مالک لڑکی کو دیکھ رہی تھیں۔ جو ڈری سہمی سی کھڑی تھی۔

بیٹا کون ہو آپ؟

جی میں۔۔۔۔۔

زینب اموجان زینب ہے یہ۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زینب کے پیچھے کھڑا زرغام علی خان بولتے ہوئے اس کے قریب سے گزر کر ماں کے گلے لگ گیا۔

ان سے الگ ہوتے ہوئے اس نے ایک اچلتی سی نظر زینب پر ڈالی جو سر جھکائے اپنے پاؤں پر نظریں جمائے کھڑی تھی۔

زائی رہ بیگم اٹھ کر زینب کے پاس جانے لگی، جب زرغام نے انکا ہاتھ پکڑ لیا اور نفی میں سر ہلایا۔ وہ ایک نظر زینب پر ڈال کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

نیلیم۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنی ملازمہ کو آواز دی۔

نیلیم۔۔۔۔۔ زینب بیٹی کو اوپر زرغام۔۔۔۔۔

زرغام نے ایک بار پھر سے انہیں درمیان میں ٹوک دیا۔

نیلیم۔ انہیں اموجان کے ساتھ والے کمرے میں لے جاؤ۔

زینب نے ایک درزیدہ نظر زرغام علی خان پر ڈالی جو چہرے پر ہتھریلے تاثرات لئیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ ملازمہ کی معیت میں آگے بڑھ گئی۔ زرغام کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا۔

ماں کے گلہ کھنکارنے پر وہ پلٹ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

زرغام تم یہ سب آچھا نہیں کر رہے۔ ان کی بات پر وہ استہزایہ مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام یہ وہی زینب ہے جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئیے تم اس کے کالج کے باہر کھڑے رہتے تھے۔

اموجان وہ بہت پہلے کی بات تھی۔ اب سب کچھ بدل گیا ہے۔ اور ہاں! وہ یہ سب نہیں جانتی۔ آپ میری بات سمجھ رہی ہیں نہ اسے اس بات کی خبر نہیں ہونا چاہیے۔

مجھے تو چپ کروالو گے لیکن جس دن زینب کو ہوش آگیا تو تب کیا ہو گا۔

وہ تمہارے ساتھ گئی تھی اسے دیکھنے کے لئیے۔

کچھ یاد کر کے اس کی آنکھوں میں کرچیاں سی چب گئی ہیں۔

کیسے وہ اس کے ساتھ گئی تھی اور جب زرغام نے اشارے سے اسے زینب کے بارے میں بتایا تو وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ شہزائے تم تو کبھی اظہار محبت نہیں کرو گے۔ لگتا ہے یہ کام تمہاری جگہ مجھے ہی کرنا پڑے گا۔

وہ ڈور اوپن کر کے جب نیچے اترنے لگی اس سے پہلے ہی اس کا ہاتھ زرغام کے ہاتھ میں تھا۔

ایسا میں جانتا تھا تم کچھ ایسا ہی کرو گی۔ اسی لئیے میں پہلے سے ہی تیار تھا۔

یہ میرا کام ہے اور یہ میں خود ہی کروں گا۔ اور اس کی بات پر وہ دل مسوس کر رہ گئی۔ اور زرغام کی بات پر وہ اسے خلیل جبران کی محبت کا قصہ سنانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

خلیل جبران کی اپنی محبوبہ میز یادہ سے محبت بغیر کسی ملاقات اور دیدار کے بیس سال تک چلتی رہی۔ جبران نیویارک میں تھا اور میز یادہ قاہرہ میں۔ دنیا کے دو کونوں سے دونوں باہم خطوط کا تبادلہ کیا کرتے تھے۔ ایک خط میں جبران نے میز یادہ کی تصویر مانگی تو میز یادہ نے اس کو لکھا: "سوچو! تصور کرو! میں کیسی دکھتی ہوں گی؟" جبران: "مجھے لگتا ہے تمہارے بال چھوٹے ہوں گے جو تمہارا چہرہ ڈھانپ لیتے ہوں گے۔" میز یادہ نے یہ پڑھ کر اپنے لمبے بال کاٹ ڈالے اور ایک خط کے ساتھ اپنے چھوٹے بالوں والی تصویر بھیجی۔ جبران: "تم نے دیکھا؟ میرا تصور بالکل سچا تھا۔!!.....!!" میز یادہ: "محبت سچی تھی.....!!" وہ زرغام کا مذاق اڑانے لگی لگتا ہے تم بھی اس سے ایسی ہی محبت کرو گے۔ یار زرغام بیس سال تک تو تم بوڑھے ہو چکے ہو گے۔

زرغام علی خان کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر پوری جزئیات کے ساتھ لہرا گیا۔ تبھی وہ اٹھا اور زینب کے لئیے مختص کمرے کے باہر رک گیا۔ اس نے دستک کے لئیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا۔ جب دروازہ کھل گیا اور سامنے وہ دھلے دھلے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔

وہ سوالیہ نظروں سے زرغام کو دیکھنے لگی۔
www.kitabnagri.com
یہ تمہاری میڈیسن ہیں۔ میں ملازمہ کو کہتا ہوں تمہارا کھانا تمہارے کمرے میں پہنچا دے گی۔ کھانے کے بعد میڈیسن لے لینا۔

اتنے دنوں میں پہلی بار زرغام علی خان نے اس سے اتنی طویل گفتگو کی تھی جو تین جملوں پر مشتمل تھی۔

Posted On Kitab Nagri

..... محبت کے دو ہی اصول ہوتے ہی، جس سے محبت ہے

اس کے لئیے ساری حدیں پار کر جاؤ۔ اپنی ہستی مٹا دو اس کی چاہت میں اور اگر وہ پھر بھی تمہارا نہ ہو سکے تو پھر مٹا دو محبت کو، دل سے کھرچ کر نکال دو۔

وہ بھی ایسا ہی کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ محبت اس کی ہو کے بھی اس کی نہیں تھی۔ ”لیکن محبت کو کھرچ دینا ممکن نہیں ہوتا۔“ اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ اس ان چاہے رشتے میں جڑے وہ محبت کے اس مقام پر پہنچ آئی جہاں سے واپسی ممکن نہیں تھی۔ زینب سلطان کو جس چیز نے سب سے زیادہ متاثر کیا تھا۔ وہ تھی عورت کو عزت دینا اور زرغام علی خان اپنے سے جڑی عورتوں کی بہت عزت کرتا تھا۔

اور زینب جس نے ہمیشہ اپنی ماں کو باپ کے ہاتھوں چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ذلیل ہوتے دیکھا تھا۔ اس کے لئیے یہ سب کچھ بہت انوکھا اور دلفریب تھا۔ اور وہ اس کی اسیر ہوتی چلی گئی۔ اور اب وہ اس محبت کو دل سے نکالنا چاہتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ خون بہا میں آئی ایک لڑکی ہے۔ اور یہ محبت اس کے لئیے لا حاصل ہے۔

یہ جانے بغیر کے آگ تو برابر لگی ہے دونوں طرف۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے دل میں جو محبت کی کوئیل پھوٹی ہے۔ یہ اسی آگ کی آنچ ہے جو اس کے دل تک بھی پہنچی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چیخ کر کے لیٹا تو چھم سے اس کا صبح والا روپ آنکھوں میں اتر آیا۔ گلابی کپڑوں پر سفید چادر سے خود کو چھپائے۔ جس میں اس کی دودھیا رنگت چمک رہی تھی۔ وہ جب سے اس کے قریب آئی تھی وہ اسے اپنے سحر میں جھکڑ رہی تھی۔ اور زرغام علی خان اس کی طرف کھنچا چلا جا رہا تھا۔

اس کے باپ اور بہن پر بہت غصہ ہونے کے باوجود جب وہ سامنے آتی تھی تو اسے دیکھ کر اس کے اندر اس کے لئیے محبت کے علاوہ اور کوئی جذبہ باقی نہیں رہتا تھا۔

وہ صبح اٹھ کر معمول کے مطابق زائی رہ خاتون کے کمرے میں آیا۔ تو سامنے ہی بیڈ پر ان کے قریب زینب بیٹھی نظر آئی۔ زرغام کو دروازے میں ایستادہ دیکھ کر اس نے پلکوں کی جھالر گرا دی۔ وہ چلتا ہوا زینب والی سائیڈ پہ آیا اور ماں کے آگے جھک گیا۔ جھکتے ہوئے اس کا کندھا زینب کے سر سے ٹکرایا۔ زرغام کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس نے سانس روک لیا۔ اس کے گلون کی خوشبو اس کے حواسوں پر چھانے لگی۔ بلیک پیٹ پہ وائیٹ کلر کی شرٹ پہنے وہ ہمیشہ کی طرح شاندار لگ رہا تھا۔ زینب نے ایک نظر میں اس کا تفصیلی جائزہ لے لیا۔ وہ ماں سے الگ ہوتا ہوا زینب کے قریب چچی پر رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے خود و سفید رنگ کی چادر میں کچھ اس طرح سے چھپا رکھا تھا کہ وہ اندازہ نہیں کر سکا کہ اس نے کون سے کلر کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اب وہاں سے بھاگنے کے لئیے پر تو لنے لگی۔ اسے کوئی بہانہ نہیں سوجھ رہا تھا۔

”مجھے ایک کپ کافی چائی ہے۔“

Posted On Kitab Nagri

میں لے کرتی ہوں۔ وہ جھٹ سے کھڑی ہوگئی، اور وائی ٹ کھر کا پاؤں کو چھوتا ہوا فراک جس پر وائی ٹ ہی موتی لگے تھے۔ وہ بیڈ سے نیچے اتری اور وائی ٹ کھر کے کھسے پاؤں میں پہنے تو زرغام علی خان کی نظر اس کے کھسے میں مقید خوبصورت پاؤں میں ٹک گئی۔

وہ اس کی نظریں خود پر محسوس کرتی ہوئی ہی ہڑبڑاہٹ میں آگے بڑھی اور اسی کی پیچئی پر کے ساتھ اٹک کر اس کے اوپر ہی گرنے والی تھی، زرغام نے ایک ہاتھ اسکے بازو پر جبکہ دوسرا اس کی کمر کے گرد رکھ کر اسے گرنے سے بچایا۔

”وہ شرم سے پانی پانی ہوگئی اور خود کو اس کی گرفت سے چھڑاتی ہوئی، وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔“

زائی رہ خاتون کھلکھلا کر ہنس دیں، اور ان کی ہنسی میں زرغام علی خان کا مقہ بھی شامل تھا۔

”آج کتنے عرصے کے بعد وہ اس طرح سے خوش نظر آ رہا تھا۔“ زائی رہ خاتون نے اس پر نظریں جمائے اس کی خوشیوں کے دای می ہونے کی دعا کی۔
www.kitabnagri.com

زرغام علی خان اس وقت بیٹھک میں موجود تھا۔ جہاں گاؤں کے چند معزز بزرگ موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا جب سردار صاحب زندہ تھے تو تب ہم نے انہیں بھی بتایا تھا کہ گاؤں میں پانی کا بہت مسئلہ ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلد سے جلد یہ مسئلہ حل کریں گے۔ لیکن اسی دوران ان کی موت واقع ہو گئی۔ تو یہ معاملہ التواغ کا شکار ہو گیا۔

اب جب کہ آپ نے سردار بن گئے ہیں تو آپ اس مسئلہ کا کوئی حل نکالیں۔ ہماری عورتیں کئی میل پیدل چل کر جاتی ہیں اور پانی بھر کر لاتی ہیں۔ لیکن وہ پانی ہماری ضرورت کے لئے ناکافی ہے۔

آپ لوگ بے فکر رہیں میں جلد سے جلد کوئی حل نکالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں اس کے لئے یونیسیف اور گورنمنٹ کے اہلکاروں سے بھی بات کرتا ہوں۔

انشاء اللہ جلد ہی کوئی حل نکل آئے گا۔

ہمیں آپ پہ بھروسہ ہے اسی لئے ہم نے آپ کو اپنا سردار چنا ہے۔

www.kitabnagri.com

اموجان! مجھے اسلام آباد جانا پڑے گا۔ کیونکہ یہاں رہ کر میں کچھ نہیں کر سکتا، وہاں میں اپنے تعلقات استعمال کر کے اس مسئلہ کا کوئی حل نکالتا ہوں۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تم بہتر سمجھو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسلام آباد آیا تو بہت پر امید تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اسے پتہ چلا کہ یہ کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے۔ اس نے واٹر اینڈ ڈریپمنٹ والوں سے مذاکرات کیے لیکن وہ ناکام رہا۔

اس نے تجویز پیش کی تھی اس کے گاؤں کے قریب ترین موجود دریا سے ایک چھوٹا ڈیم بنایا جائے اور اس ڈیم سے گھر گھر لوگوں کو پانی پہنچایا جائے گا۔

لیکن ان کا کہنا تھا کہ اول تو اتنا بڑا پروجیکٹ پارلیمنٹ اور سینٹ کی منظوری کے بغیر ممکن نہیں اور اگر یہ منظور کر بھی لیا جائے تو اس کے لئیے آچھی خاصی رقم چائیے ہے۔ جبکہ گورنمنٹ ابھی ایسا کوئی پروجیکٹ شروع کرنے کے قابل نہیں ہے۔ پھر یونیسیف کے تعاون سے اس نے ڈیم کا آدھا خرچا خود اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ مختلف ٹی وی شوز میں کہیں دن تک ڈبیٹ جاری رہی۔ زرغام نے ایک دن می کہیں کہیں پر گرامز میں شرکت کی اور پھر یہ خبر ایوان بالا اور ایوان زیریں کے بند دروازوں سے ٹکرائی اور آج زرغام علی خان کے لئیے بڑا دن تھا۔ اس نے پارلیمنٹ کے مشترکہ سیشن میں اپنے علاقے کے لئیے اس پروگرام کی افادیت اور پاکستان کے لئیے اس کے فوای دپرایک مختصر سی تقریر کی جس کے مین پوائنٹ یہی تھا کہ اگر ہم اپنے لوگوں کو بنیادی سہولیات نہیں دے سکتے جس میں سے ایک بے حد ضروری پینے کا صاف پانی مہیا کرنا ہے تو پھر ایسے معاشرہ کیسے ترقی کر سکتا ہے۔ کیونکہ صحت مند لوگ ہی صحت مند معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ جب ان کی ضروریات زندگی پوری ہوں گی تبھی وہ دوسرے میدانوں میں بھی آگے بڑھ سکیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

زائی رہ خاتون زینب اور گھر کے تمام ملازمین بھی اس وقت ٹی وی کے آگے براجمان تھے اور زرغام علی خان کی پارلمینٹ میں تقریر سن رہے تھے۔

زینب کو زائی رہ خاتون پر رشک آیا۔ کہ وہ اتنے قابل بیٹے کی ماں ہیں۔

اسے خود پر بھی ناز ہوا کہ نام کا ہی سہی لیکن اس کے نام کے ساتھ اس شخص کا نام تو جڑا ہے نہ۔

اس کی تقریر کے اختتام پر اس کے گھر میں موجود سب لوگوں نے کھڑے ہو کر اس کے لئیے تالیاں بجائی

سب کے چہروں پر ایک ان دیکھی خوشی تھی۔ ان کا سرداران کے لئیے، ان ک حق کے لئیے ایک
مقدمہ لڑ رہا تھا۔—————*

اور جس وقت یہ پر وجیکٹ منظور ہوا تھا اور فرحت و مسرت سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔ عین اسی وقت اس کے

Kitab Nagri

موبائی ل پر صفوان یحییٰ کی کال آئی تھی۔

اس نے کال ریسیو کر کے کان کے ساتھ موبائل لگایا اور دوسری طرف کی بات سن کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگا تھا۔

وہ بہت ریش ڈرائی یونگ کر رہا تھا۔ صفوان نے اسے بس ہاسپٹل پہنچنے کے لئے کہا تھا۔ اور زرغام کی جان پر بن آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاسپٹل کی پارکنگ میں گاڑی پارک کر کے وہ پاگلوں کی طرح اندر کی طرف بھاگا۔
زینیہ کے روم کے باہر پہنچ کر ڈور کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے، اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔
وہ اندر داخل ہوا تو اس کے بیڈ کے پاس بہت سے ڈاکٹر زکھڑے تھے۔ وہ اسے نظر نہیں آرہی تھی۔
ایک طرف کھڑے صفوان کی نظر جب زرغام پر پڑی وہ بھاگ کر اس کے گلے لگ گیا۔

زرغام اسے ہوش آگیا ہے، اس نے کوما کو شکست دے دی ہے۔

صفوان کی آواز اسے بہت دور سے آتی سنائی دی۔ وہ اس سے الگ ہوتا ہوا کسی ٹرانس کی کیفیت میں آگے بڑھا
اور ڈاکٹر زکوا ایک طرف کرتا ہوا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ زینیہ کی نظر جب اس پر پڑی وہ نقاہت سے
مسکرائی۔

زرغام نے جھک کر اس کی پیشانی چومی تو وہ بے آواز رونے لگی۔ اس نے اس کے آنسو اپنے پوروں پر چن
لئیے اور اسے چپ رہنے کے لئیے نفی میں سر ہلایا۔

ڈاکٹر زاسے مبارک دیتے ہوئے وہاں سے جانے لگے۔ وہ زینیہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔ صفوان بکھر اس
خوشی سے سرشار ایک سائیڈ پہ کھڑا تھا۔

جبکہ زرغام ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔ وہ یہ تسلیم کرنے میں متامل تھا کہ وہ واقعی میں لوٹ آئی
ہے۔ ایک نرس آکر اسے مختلف مشینوں سے آزاد کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

بہترین علاج سے وہ جسمانی طور پر بالکل صحت مند تھی۔

دونوں بہن بھائی ی بس خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

زرغام کے پاس پوچھنے کے لئے بہت سے سوال تھے لیکن وہ ابھی کوئی بھی جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔

زرغام ڈاکٹر ز سے اسے گھر لے جانے کی پرمیشن لینے کے لئے روم سے نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد صفوان چلتا ہوا اس کے قریب آیا، اور بیچ پر بیٹھ گیا۔

زینیہ نے الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ جیسے اسے پہچانے کی کوشش کر رہی ہو۔ لیکن بہت کوشش کے بعد بھی اسے وہ یاد نہیں آ رہا تھا۔

صفوان کو ڈاکٹر ز نے پہلے ہی بتا دیا کہ کچھ لوگ اس کنڈیشن سے باہر آنے کے بعد اپنی یادداشت کا ایک حصہ بھول جاتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ انہیں یاد آ جاتا ہے۔

www.kitabnagri.com

”آپ کون؟ وہ ڈری سہمی سی آواز میں بولی۔“

میں زرغام کا دوست ہوں۔ اس کے جواب پر وہ دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ جہاں سے زرغام گیا تھا۔

صفوان سمجھ گیا کہ اسے اس کا اتنا قریب بیٹھنا آچھا نہیں لگ رہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک آہ بھر کر اس سے دور ہٹ کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

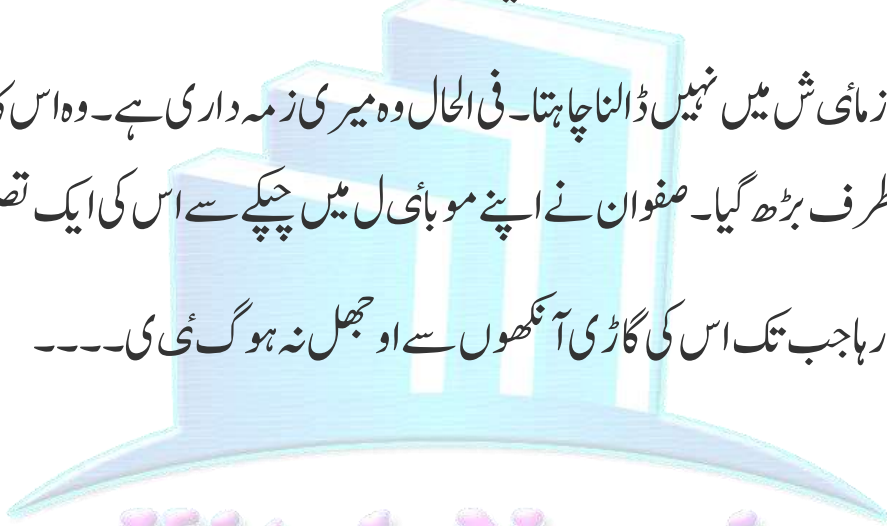
----- موسم بہت خوشگوار ہو رہا تھا۔ زرغام نے وہیل چئی پر

سے اسے بازوؤں میں اٹھا کر احتیاط سے گاڑی میں بیٹھایا۔ اور صفوان سے گلے ملا۔ ”جب وہ ٹھیک ہو جائے گی تو میں تم آجانا صفوان لیکن ابھی اسے کچھ وقت لگے گا۔

زرغام میں اس کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

نہیں میں تمہیں کسی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ فی الحال وہ میری ذمہ داری ہے۔ وہ اس کا کندھا دباتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ صفوان نے اپنے موبائل میں چپکے سے اس کی ایک تصویر لی۔

اور تب تک وہاں کھڑا رہا جب تک اس کی گاڑی آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گئی۔۔۔۔۔



اسلام علیکم!

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

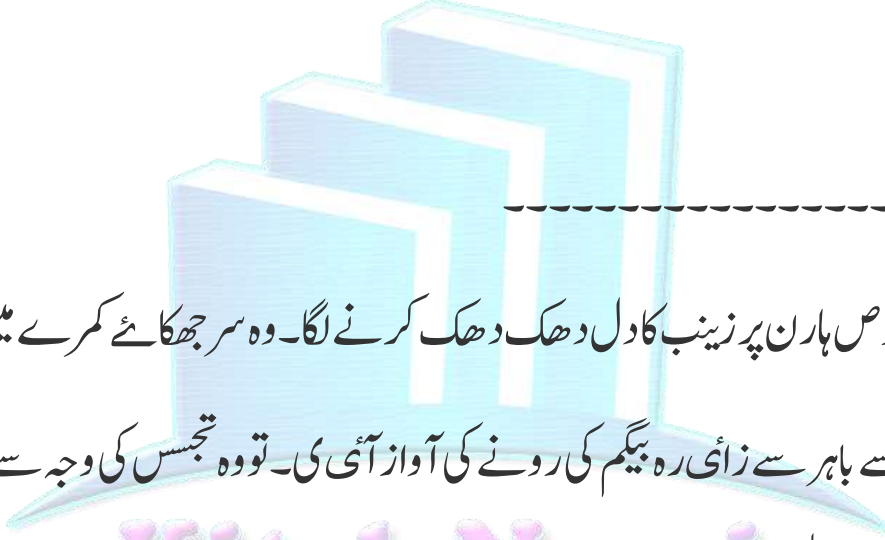
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595



اس کی گاڑی کے مخصوص ہارن پر زینب کا دل دھک دھک کرنے لگا۔ وہ سر جھکائے کمرے میں بیٹھی رہی۔
تھوڑی دیر کے بعد اسے باہر سے زائی رہ بیگم کی رونے کی آواز آئی۔ تو وہ تجسس کی وجہ سے باہر نکل آئی۔
اور سامنے کا منظر دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئی۔ جہاں زائی رہ خاتون زینب کو سینے میں بھینچ کر زار و قطار رو رہی تھیں۔ وہ اسے دیکھنے کے لئے تھوڑا اور آگے بڑھ آئی اور زائی رہ خاتون کے پیچھے آکر کھڑی ہو گئی۔
کاہی کلر کے قمیض شلوار میں ہم۔ رنگ دوپٹہ رکھے، وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔ زرغام علی خان کی نظر جو اٹھی تو پلٹنا بھول گئی۔ وہ آج پورے ایک ماہ کے بعد اسے دیکھ رہا تھا۔
زائی رہ خاتون اس سے الگ ہوئی تو زینب کی نظر زینب پر پڑی تو اس نے مسکرا کر زرغام کی طرف دیکھا زرغام نے زینب پر سے نظر ہٹا کر مسکرا کر اسے دیکھا۔ ”یہ بھابھی ہے ہماری؟“

Posted On Kitab Nagri

زرغام نے اس کے چہرے پر ایک الگ چمک دیکھی اور اثبات میں سر ہلایا۔

زینیہ نے اس کے لئیے اپنی بانہیں پھیلائی تو وہ تھوڑا جھجک کے بعد اس کے گلے لگ گئی۔ زینیہ کے ساتھ شہر سے ایک کل وقتی نرس بھی آئی تھی۔

اگلی صبح بہت خوشگوار تھی۔

زمینہ کورات بھر نیند نہیں آئی تھی اور زرغام بھی اس کے ساتھ جاگتا رہا تھا۔ اسے ڈر لگ رہا تھا کہ یہ نہ ہو کہ ایک بار پھر سے وہ سوئے اور واپس نہ اٹھے۔

رات گئی زینہ نے اسے زبردستی کمرے میں بھیجا۔ اور کہیں دنوں کی بے آرامی کی وجہ سے اس کی آنکھ دس بجے کے قریب کھلی۔ وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو زینہ پہلے ہی ہال میں موجود تخت پوش پر براجمان تھی۔

زرغام اسے مسکرا کر دیکھتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔ جب اس نے زینہ کی رنگت متغیر ہوتے دیکھا۔

وہ آخری سیڑھی پر پہنچا تو دوسری طرف سے آتی زینب سے ٹکراتے ٹکراتے بچا اور ساتھ ہی وہ زینب کی پریشانی بھی بھانپ گیا۔

گڈ مار ننگ! گڈ مار ننگ! ”تم اوپر والے پورشن سے آرہے ہو اور زینب نیچے سے آرہی ہے۔“ یہ کیا ہے؟

ہاں وہ رات کو اس کی طبیعت خراب تھی تو یہ نیچے ہی سوگئی تھی۔

”اس نے بہانہ بنایا۔“ زینب نے زینب کی طرف دیکھا تو اس نے بھی زرغام کی تائید میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

تو تم بھی نیچے ہی سو جاتے۔

او کے مادام! جیسا آپ کہیں، غلطی ہوگئی ہے ہم سے۔

زینب جاؤ نہ شہزادے کے لئیے کافی لے کر آؤ۔

تم اس کے لئیے کافی بناتی ہو نہ؟۔۔ جی! زینب نے تھوک نگلا۔

جانتی ہو یہ کہتا تھا کہ جو اس کی بیوی ہوگی نہ وہ اسے بس اپنے آگے پیچھے ہی بھگائے رکھے گا۔

ہم۔ اس سے کہتے تھے کہ وہ ہماری بھی بھا بھی ہوگی۔ اور ہم اس کے خوب کان بھریں گے تاکہ تم دونوں کی روز لڑائی اور ہم اس لڑائی میں اپنی بھا بھی کا ساتھ دیں گے۔ زینب مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ بہت باتونی تھی، اور شرارتی بھی۔۔۔

زینب کے لئیے آج کا دن بہت مشکل تھا کیونکہ زرغام علی خان سارا دن گھر میں موجود رہا تھا۔

اور زینب اسی نظروں سے خائف رہتی تھی۔ ساتھ میں زینبیہ کی باتیں وہ شرمندہ شرمندہ سی پھرتی رہی۔

نہ جانے زرغام نے باپ کے بارے میں زینبیہ کو کیا بتایا تھا جو اس نے ایک بار بھی ان کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔ رات کو جب زرغام نے سونے کے لئیے اپنے کمرے میں گیا تو زینبیہ۔ اور زائی رہ بیگم دونوں ابھی حال میں بیٹھیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام کے جانے کے بعد زینہ نے زبردستی اسے اوپر روم میں بھیج دیا۔ اس نے بہت بہانے بنائے لیکن کوئی بھی اس کے کام نہ آیا۔

وہ سست قدموں سے چلتی ہوئی اوپر آئی اور دروازے کے باہر کھڑے ہو کر دو تین بار دستک دی۔ لیکن اندر سے کوئی آواز نہ پا کر وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا۔ کمرے کے بیچوں بیچ ایک نفیس سابیڈر کھا تھا۔ ایک سائیڈ پیہ صوفے لگے تھے۔ وہاں پہ ہی ایک سائیڈ پیہ سٹڈی ٹیبل بھی رکھا تھا۔ کمرے کے دو اطراف میں کھڑکیاں تھیں، جن پر بھاری پردے پڑے تھے۔ وہ عین درمیان میں کھڑی کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔ جب واش روم کا دروازہ کھلا اور زرغام علی خان باہر نکلا۔ زینب نے اسے دیکھ کر تھوک نکلا جو آنکھوں میں ایک جہاں لئیے اس کی طرف بڑھا تھا۔

وہ ایبیا نے زبردستی بھیجا ہے، اس کی زبان زرغام علی خان کے تیور دیکھ کر لڑکھرائی۔

وہ تھوڑی دیر کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ زینب کی پلکیں بھاری ہونے لگی، اس کے لئیے سر اٹھانا مشکل ہو گیا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ تھوڑی دیر اور ایسے ہی کھڑی رہی تو وہ بے ہوش ہو جائے گی۔

[illegible]

Posted On Kitab Nagri

اس کے وجود کو بازوؤں میں بھر کر اس نے بیڈ پر ڈالا، اور اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے ہوش میں آتے دیکھ کر خود جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

اسے ڈیم کے لئیے پیپر ورک کرنا تھا۔ دودن کے اندر اسے تمام کاغذی کاروائی مکمل کرنی تھی۔ تاکہ جلد سے جلد ڈیم کی تعمیر شروع کی جاسکے۔

ہوش میں آتی زینب نے گردن موڑ کر ایک سائیڈ پیڈ پہ بیٹھے زرغام علی خان کو دیکھا۔ جو لبوں میں سیگریٹ دبائے کسی فائل میں سر دئیے بیٹھا تھا۔

زینب کے دیکھنے پر اس نے ایک اچھلتی نظر اس پر ڈالی اور اٹھ کر لائیٹ آف کر کے روم سے باہر نکل گیا۔

زینب کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے، وہ خود ترسی کا شکار ہو رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ زرغام علی خان نے صرف بہن کی محبت میں اسے اس کمرے میں جگہ دی ہے۔۔ اپنی سوچوں سے الجھتی رات کے نہ جانے کس پہر نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی تھی۔

زینب کی نیند کی پروا کرتے ہوئے وہ دوسرے کمرے میں تو آ گیا۔ لیکن وہ کوئی کام ڈھنگ سے نہ کر سکا۔ اسے بار بار اسی کا خیال رہا تھا، کہ وہ آج اس کے روم میں موجود ہے۔ جسے وہ خیالوں میں کہیں بار اپنے روم میں دیکھ چکا تھا۔ اپنی سوچوں سے لڑتے لڑتے اس نے فائل بند کر دی اور باقی کام کل پر اٹھا کر وہ روم میں آ گیا۔

بغیر کوئی آواز کیے وہ روم میں داخل ہوا اور اسکی مخالف سمت سے آکر اس کے برابر لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی طرف کروٹ لے کر ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھتے ہوئے، وہ اسے دیکھنے لگا۔ بلیک کپڑوں میں دوپٹے سے بے نیاز آنکھوں میں کاجل کی ہلکی سی لکیر جو کناروں سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ گلابی پنکھڑیوں سے ہونٹ اسے دیکھتے زرغام علی خان اس کی طرف جھکتا چلا گیا۔

اس کے لمس پر وہ تھوڑا سا کسمسائی اور اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالتی پھر سے سوگئی۔

زرغام علی خان نے اس کے بازو پر اپنا لمس چھوڑا اور آنکھیں موند لیں۔

فجر کے وقت زینب کی آنکھ کھل تو خود کو زرغام کے حصار میں دیکھ کر وہ تیزی سے پیچھے ہوئی، لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی۔

وہ اس کی نیند کی پروا کرتے ہوئے نرمی سے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔ وہ نماز کے لئیے لیٹ ہو رہی تھی۔

اس کی اس تگ و دو میں ZAK پہلے ہی جاگ چکا تھا۔ لیکن اسے تنگ کرنے کے لئیے، اس نے اپنا حصار اور تنگ کیا۔ زینب کی حالت رونے والی ہوگئی تھی۔

زرغام علی خان نے اسے مزاحمت ترک کرتے دیکھ کر اپنی گرفت ڈھیلی کی اور رخ موڑ کر لیٹ گیا۔

وہ تیزی سے اس سے پیچھے ہوئی اور اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سنبھالتی اٹھ کر روم سے باہر نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زینبہ اور زائی رہ خاتون ناشتہ کر رہی تھیں۔ جب وہ تیزی سے سیڑیاں اترتا نیچے آیا۔ اور سب کو سلام کرتا ہوا زینب کے جھکے سر پر ایک نظر ڈال کر اس کے عین سامنے والی چٹائی پر سنبھال لی۔

زینب کے لئیے نوالہ حلق سے اترنا مشکل ہو گیا۔ صبح والا واقعہ یاد کر کے اس کی ہتھیلیاں بھینگنے لگی۔ اس نے ایک چور نظر زرغام علی خان پر ڈالی وہ خشمگیں نظروں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

وہ اس کی نظروں سے خائف ہوتی ہوئی زائی رہ خاتون کی طرف دیکھنے لگی۔ زرغام علی خان کو زینب پر غصہ آ رہا تھا۔ وہ صبح نماز کے بعد اس کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ واپس روم میں آئی ہی نہیں۔ مہم میں چلتا ہوں؟ بیٹھک میں کچھ لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ بیٹا ناشتہ تو کر لو۔

نہیں بھوک نہیں ہے، وہ زینب کو ایک نظر دیکھتا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

زرغام اس وقت بالکل خاموش بیٹھا

تھا۔ کیونکہ لوگوں نے اسے بتایا تھا کہ جس جگہ پر ڈیم بننا ہے وہاں کی کچھ زمین سفیر خان کی ہے جو کے سلطان خان کا بھانجا ہے۔

www.kitabnagri.com

”سردار زرغام اگر اس نے زمین دینے سے انکار کر دیا تو؟“

آپ لوگ پریشان نہ ہوں، میں کرتا ہوں کچھ۔

اور سب ایک امید سے اسے دیکھتے وہاں سے جانے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے اسلام آباد میں موجود اپنے دوست سے رابطہ کیا۔ اور اسے سفیر خان سے سہراب ڈیم میں اس کی آرہی زمین کا سودا کرنے کے لئے کہا۔

زرغام میں کوشش کرتا ہوں لیکن مجھے یہ ممکن نہیں لگ رہا وہ بہت بگڑا ہوا نواب زادہ ہے۔
تم اس سے بات تو کرو، اگر نہ مانا تو پھر دیکھتے ہیں۔

ٹھیک دو گھنٹے کے بعد زرغام کے موبائی ل پر رنگ ہوئی تھی۔

زرغام وہ مان گیا ہے لیکن اس کی ایک شرط ہے کہ وہ اس زمین کی رقم بھی لے گا۔ اور۔۔۔۔۔

اور کیا بولو بار۔۔۔۔۔

اور یہ کہ تم اس کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کر کے کہو کہ سفیر نے تمہیں وہ زمیں ڈیم کے لئے عطیہ کی ہے۔ کتنی رقم مانگی ہے اس نے؟

www.kitabnagri.com

دس کروڑ

زرغام علی خان نے ہونٹ بھیچ لئی۔ میں تمہیں پہلے یہ کہہ رہا تھا زرغام وہ ایک نمبر کا مینہ ہے۔ دو کروڑ کی زمیں کا وہ دس کروڑ مانگ رہا ہے۔

ڈن کر دو۔۔۔

لیکن زرغام یہ گھائے کا سودا ہے۔ اس کا آجر اللہ کے ہاں بہت زیادہ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تم نہیں جانتے رومہ کے کنوئیں کی کہانی "برِ رومہ" ایک صحابی کی ملکیت میں تھا جن کا نام "رومہ الغفاری" (رضی اللہ عنہ) تھا۔ وہ اس کنوئیں کا پانی فروخت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ "کیا تم اس کنوئیں کو جنت کے چشمے کے بدلے فروخت کرو گے"۔ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ میرے پاس اس کے سوا کوئی کنواں ہے ہی نہیں لہذا میں ایسا نہیں کر سکتا۔

اس پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے 35 ہزار درہم کے عوض اس کنوئیں کو خرید لیا۔ اس کے بعد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ اگر میں اس کنوئیں کو خرید لوں تو کیا میرے لیے بھی جنت کے چشمے کی وہ ہی پیش کش ہوگی جو آپ نے رومہ کو فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں"۔ اس پر حضرت عثمان نے کہا "میں اس کو مسلمانوں کے واسطے خرید چکا ہوں"۔

اس لئی اللہ کے لئی سود کرتے وقت نفع و نقصان نہیں دیکھتے، اللہ اس کا بدلہ دس گنا بڑھا کر دیتا ہے۔ اسے رقم ادا کر دو اور میری طرف سے صفوان کو کہو اس کے ساتھ پریس کا نفرنس رکھ لے۔

او کے سردار صاحب جیسا آپ کا حکم وہ شرارتاً بولا، اس کی بات پر زرغام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

وہ صوفے پر بیٹھی گہری سوچ میں گم تھی۔ اسے ماں کی یاد آرہی تھی۔ نہ جانے ان کے ساتھ کیا ہوا ہوگا۔ اگر بابا کو پتہ چل گیا کہ مجھے موبائل ماں نے دیا تھا تو۔۔۔۔۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچ ہی نہ سکی۔

Posted On Kitab Nagri

”یوں سٹیجوں بن کر رات نہیں گزرے گی۔ چیخ کر واور آرام سے سو جاؤ۔“

گیلے بالوں میں برش چلاتا وہ بے تاثر لہجے میں کہہ رہا تھا۔ اور بنا اس کی طرف دیکھے سائیڈ ٹیبل سے سیگریٹ کا پیکٹ اور لائی ٹراٹھا کر باہر نکل گیا۔ زینب جہاں کی تہاں بیٹھی رہ گئی۔ اس کی کلون کی خوشبو چاروں اور پھیل گئی تھی۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا۔ اس کی آنکھ کھلی۔ بیڈ کے دوسرے کنارے پر لیٹے زرغام کو دیکھ کر وہ لمحے بھر کو ٹھٹکی۔ اس نے اپنی ساری زندگی میں اتنا وجہیہ مرد نہیں دیکھا تھا۔ کھڑے کھڑے مغرور نقوش سے جھلکتی بے نیازی! وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی کہ زرغام نے ایک دم سے اس کی طرف کروٹ لے لی۔ زینب نے سٹیٹا کر اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔

صبح ٹوٹ کر بارش برسی تھی۔ اسے بارش سے عشق تھا۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کے نم بالوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے گزر جاتے، اس نے شرارت سے منڈیر پر بیٹھے سارے کبوتر اڑا دیے۔

تبھی وہ اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ زینب ابھی بابا کے بارے میں نہیں جانتی اور نہ ہی وہ تمہارے بارے میں جانتی ہے کہ تم کون ہو۔ مجھے اپنی بہن سے بہت محبت ہے۔ میں نہیں جانتا سب کچھ جاننے کے بعد اس ک تمہارے ساتھ رویہ کیسا ہو گا۔ اس لئی سوچ لو کہ تمہیں یہاں اس گھر میں رہنا ہے یا نہیں۔ اور آپ؟ آپ اس سب میں کہاں کھڑے ہوں گے؟؟ الفاظ اس کے منہ سے رک رک کر نکلے۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں کسی غلط فہمی میں نہیں رکھنا چاہتا۔ ابھی وقت تمہاری مٹھی میں ہے۔ واپسی کے دروازے کھلے ہیں۔ جو چاہے فیصلہ کرو میں رکاوٹ نہیں بنوں گا۔ ”کیونکہ مجھے زبردستی اور بے ایمانی سے نفرت ہے۔“

ایک نظر اس کے پتھر ائے ہوئے چہرے پر ڈالتا ہوا وہ باہر نکل گیا۔

توزین سلطان! تمہارے لئیے زندگی نے یہ راستہ منتخب کیا ہے۔ اس نے اپنی زندگی کے سود و زیاں کا حساب لگانا چاہا۔ ”اگر زندگی سے اس شخص کو نکال دوں تو مجھے صرف خسارہ ہی خسارہ نظر آتا ہے“ فیصلہ تو ہو چکا تھا۔ اس یونانی دیوتاؤں جیسی آن بان رکھنے والے شوہر سے اسے پہلی نظر کی محبت ہو گئی تھی وہ اس محبت کی خاطر سب کچھ ہارنے کے لئیے تیار تھی۔ ”مجھے اب کہیں نہیں جانا۔“

اس نے زرغام کو پکارا۔ جو جاتے جاتے اپنی جگہ پر بغیر مڑے اس کی سننے کے لئیے رک گیا۔

”مجھے آپ سے بس اتنی فیور چاہیے ہے کہ آپ کا نام میرے نام سے جڑا رہے۔“

وہ بے خود سا اس کے چہرے پر پھسلتی بوندوں کو دیکھتا رہا۔

گزرے چھ ماہ میں زینہ بہت بہتر ہو گئی تھی اور زرغام نے وعدے کے مطابق صفوان کو اپنے ماں باپ کو حویلی لانے کا عندیہ دے دیا تھا۔۔۔

اور وہ سن کر پہلی فرصت میں ماں اور باپ کو لے کر حویلی پہنچ آیا۔

حویلی میں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور پھر زینہ کی رضامندی سے منگنی بہت دھوم دھام سے ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام نے زینہ کو بتا دیا تھا اس کے ہاتھ میں جو ہیرے کی انگوٹھی ہے وہ ہاسپٹل میں اسے صفوان نے پہنائی تھی۔ اور وہ حیرت سے منہ کھولے صفوان کو دیکھنے لگی۔

جو آنکھوں میں خوشیوں کا ایک جہان لئیے اسے دیکھ رہا تھا۔ اور اس کی نظروں سے گھبرا کر زینہ نے نظریں جھکا لیں۔ تقریب خاصی وسیع پیمانے پر کی گئی تھی۔ زائی رہ خاتون نے اپنے سب جاننے والوں کو مدعو کیا تھا۔ زینہ شہر سے آئی پارلروالی سے تیار ہو کر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس کے لئیے صفوان نے اپنی پسند سے بھاری کام ولاپنک کلر کا جوڑا لایا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس نے زینہ کو ہمیشہ بلیک عبایا میں ہی دیکھا ہے۔ اس لئیے وہ چاہتا ہے وہ ایسا کھلتا ہوا کلر پہنے اور وہ دیکھ سکے وہ کلر فل ڈریس میں بھی اتنی ہی خوبصورت لگتی ہے جتنی عبایا میں لگتی تھی۔ زینب نے سیاہ کلر کی میکسی زیب تن کی تھی۔ وہ پہن تو گرین کلر رہی تھی۔ لیکن جب زرغام بلیک قمیض شلوار پہن کر نیچے آیا تو اس نے بھی سوچ لیا کہ وہ اس کے ہم رنگ ڈریس ہی پہنے گی۔ اور جب وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو زرغام نے جان بوجھ کر نظریں چرائیں۔ وہ جانتا تھا کہ یہ ڈریس اس کی وجہ سے پہنا گیا ہے۔

www.kitabnagri.com

کیونکہ وہ پہلے ہی کمرے میں اس کا نکالا گیا گرین ڈریس دیکھ آیا تھا۔

زرغام کو اس کا یہ انداز بہت بھایا تھا۔ اور اس کی گھنی مونچھوں تلے لب اپنے آپ مسکراہٹ میں ڈھل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

۔ سکھ چین کی گھنی شاخوں میں برسوں سے پناہ لیتی چڑیاں اچانک ایک ساتھ شور مچانے لگی۔ زینب نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک بلی ان کی تاک میں بیٹھی تھی۔ زینب تیزی سے اٹھ کر اس طرف بھاگی لیکن اسے دیکھتے ہی بلی ایک چست میں وہاں سے بھاگ گئی۔ ایک زبان چھپاتی چڑیاں ایک دم سے پر سکون ہو گئیں۔

رات کے فنکشن کے اثرات ابھی بھی یہاں وہاں بکھرے پڑے تھے۔ خشک پھولوں کی پتیاں، مٹھائی کے خالی ڈبے، کسی ٹوٹی چوڑیوں کہ کانچ زینب کو ایک دم سے فضا جس آلودگی۔ اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو آسمان میں اس کے سر پر تیرتی چارپانچ چیلیں! اس کا دل ایک دم سے گھبرا گیا۔ جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔

وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی نیچے کی طرف بھاگی، زرغام، اور زائی رہ خاتون نے ایک ساتھ نظر اٹھا کر اسی کی طرف دیکھا تھا۔ اسے ان کی نظروں سے کچھ عجیب سا احساس ہوا تھا۔ اس نے اٹے قدموں باہر نکلنا چاہا، لیکن اس سے پہلے ہی زینب کی آواز نے اس کے پاؤں جھکڑ لی۔

زرغام علی خان!

اس کی آواز میں کچھ تو تھا جو زینب سلطان نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

زرغام علی خان! اس کی آواز ایک بار پھر گونجی۔۔۔ زینب کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

”اگر تم میرے بھائی ہو، تو اس لڑکی کو ابھی اور اسی وقت طلاق دے دو۔“

اور زینب کے الفاظ زینب کے سر پر کسی بم کی طرح لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے زرغام علی خان کی طرف دیکھنا چاہا لیکن آنکھوں جمع ہو رہے پانی نے اس کا چہرہ دھندلا دیا۔

زرغام علی خان! نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی زینب نے ایک امید بھری نظر زینب پر ڈالی۔ لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔

وہ اس کی منت سماجت کرنے کے لئے آگے بڑھی لیکن وہ اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر پہلے ہی بول اٹھی۔

میرے قریب مت آنا زینب سلطان۔ میں اپنے پاس تمہاری پرچھائی بھی برداشت نہیں کروں گی۔ اس کی آواز میں ایک غراہٹ تھی۔ جیسا کسی زخمی شیرنی کے زخم ادھیڑے گئے ہوں۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھیجنے کر کھولا۔ اس نے ایک نظر ٹوٹی بکھری زینب پر ڈالی جو ایک آس اور امید سے زرغام کو دیکھ رہی تھی۔ زائی رہ خاتون نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نفی میں سر ہلایا۔

”اپنا اس سب میں میرا کیا قصور ہے؟“ وہ بے چارگی سے بولی۔

www.kitabnagri.com

”تو میرا کیا قصور تھا؟“ کیا میرا قصور یہ تھا، کہ میں خوبصورت تھی یا میرا قصور یہ تھا کہ میں نے فائی قہ سلطان جیسی لڑکی سے دوستی کی جو ایک ناگن تھی۔ ”تم بھی تو اسی کی بہن ہو کل کو کیا پتا میرے بھائی کو اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر کہیں لے جا کر مار دو۔“ میں مر بھی جاتی تو کچھ نہیں تھا، لیکن اگر میرے بھائی کو کچھ ہو گیا تو ہمارا کون ہو گا۔

”میں ایسی نہیں ہوں اگر وہ آپ کا بھائی ہے تو میرا بھی سر کا سائی ہے۔“

Posted On Kitab Nagri

زینیہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ زرغام یہ جھوٹ بول رہی ہے، اس کی باتوں میں نہس آنا۔ یہ تمہیں مار دے گی۔

آئیے ناظرین ہم آپ کو لئیے چلتے ہیں اسلام آباد جہاں اس وقت سہراب ڈیم کے نئیے پارٹنر سامنے آئے جنہوں نے اپنی چار ایکڑ زمین ڈیم کے لئیے عطیہ کی ہے۔ جی ہاں زرغام خان نے ہمارے چینل سے ٹیلی فونک گفتگو کرتے ہوئے کنفرم کیا ہے کہ سفیر خان نے اپنی چار ایکڑ زمین ڈیم کے لئیے عطیہ کی ہے۔ زینیہ کی نظریں پتھر اگئی۔ خبر کے ساتھ چلتی تصویروں کو دیکھ کر وہ چیخنے چلانے لگی۔

زرغام نے آگے بڑھ کر اسے سینے میں بھیج لیا۔ دونوں ہاتھوں سے اس کی شرٹ کو پکڑے وہ ڈری سہمی اس کے سینے میں چھپ جانا چاہتی تھی۔ ایسا بتاؤ کیا یہی ہے وہ؟

وہ زور زور سے سر ہلانے لگی۔ اور زرغام کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

وہ زینیہ کو بازوؤں میں اٹھائے کمرے میں لایا اور اسے نیند کی دوا دے کر زائی رہ خاتون کو اس کا خیال رکھنے کا کہہ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

www.kitabnagri.com

کمرے کے باہر کھڑی زینب کو بازوؤں سے پکڑ کر اوپر کمرے میں لا کر زور سے صوفے پر پٹخا۔

زینب سلطان جب تک میں واپس نہ آؤں اس کمرے سے باہر نہیں نکلنا اگر میرے نکاح میں رہنا چاہتی ہو تو۔

وہ وارڈروب میں کچھ ڈھونڈنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

Smith and wesson m&p پستل اس کے ہاتھ میں چمک رہا تھا۔ اسے اچھی طرح سے چیک کرنے کے بعد اس نے اپنے کوٹ کے اندرونی پاکٹ میں رکھا اور چلتا ہوا زینب کے قریب آیا، جو خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میں اپنے دشمنوں کو کبھی معاف نہیں کرتا، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ لیکن سفیر نے زینبہ آپ کی کو کیوں مارا ہوگا، ان کی ان کے ساتھ کیا دشمنی تھی؟

کیونکہ زینبہ خان نے اس کا پوزل ریجٹ کاٹا۔ ورجب اس نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا تب بھری یونی میں اسے تھپڑ مارا تھا۔ اور اس تھپڑ کا بدلہ اس نے۔۔۔۔۔ اس کی۔۔۔۔۔ کیا؟ کچھ نہیں! آپ کو بتانا پڑے گا؟

زینبہ راستے سے ہٹ جاؤ۔

پہلے آپ کو بتانا پڑے گا، کیا کیا تھا سفیر نے زینبہ آپ کے ساتھ؟

اس کی عزت تار تار کرنے کے بعد اسکو جان سے مارنے کی کوشش کی تھی۔ اور یقیناً وہ ابھی تک یہ بات نہس جانتا کہ زینبہ خان زندہ ہے۔

آپ کو یہ سب کیسے پتہ چلا؟ اسے اپنی ہی آواز کسی کھائی سے آتی نظر آئی۔

آج ہی پتہ چلا ہے، زینبہ اس کا نام اور چہرہ بھول چکی تھی۔ لیکن وہ اتنا جانتی تھی کہ فائی قہ سلطان اسے دھوکے سے یونی سے اپنے ساتھ اپنے گھر لے کر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر وہاں اسے کوئی می مشروب پلایا گیا۔ جس کے بعد اسے کچھ ہوش نہیں رہا۔ اور اس کے بعد جب وہ ہوش میں آئی تو اس کا کہنا تھا کہ اسے بس دھندلی سے کوئی تصویر اس کے آنکھوں کے آگے لہراتی ہے۔ لیکن اسے چہرہ واضح نہیں آرہا۔ اگر آج ٹی، وی پر وہ نیوز نہ چلتی تو میں کبھی بھی نہ جان سکتا۔ اور ہاں اگر زینہ کی طبیعت خراب نہ ہوتی تو تم بھی ابھی تک میری زندگی سے نکل چکی ہوتی۔

اس کی بات پر وہ پتھر اسی گئی۔ وہ جانے کے لئے مڑا تو وہ بھاگتی ہوئی اس کے سینے سے جا لگی۔ زرغام علی خان میں ہمیشہ آپ کی وفادار رہوں گی۔ آپ چاہیں تو دوسری شادی کر لیں۔ لیکن میرے نام سے اپنا نام جدا نہ کیجئے گا۔ میں مر جاؤں گی۔ اسکی بات پر زرغام علی خان نے آنکھیں میچ لیں۔ اور نرمی سے اسے خود سے الگ کرتا ہوں، وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ پیچھے زینب سلطان کو روتے گڑ گڑاتے چھوڑ گیا۔ گاڑی کے پاس پہنچ کر اسے اپنی کلائی پر جلن سی محسوس ہوئی۔

زینب کو الگ کرتے ہوئے اس کے ناخنوں سے اس کی کلائی پر پھروچ آئی تھی۔

زرغام علی خان کی بائیں آنکھ سے ایک آنسو نکل کر اس کی بئی یرڈ میں کہیں گم ہو گیا تھا۔

اس نے اپنی کلائی پر لب رکھے اور بے دردی سے اپنی آنکھیں مسلی جو شدت ضبط سے سرخ انگارہ ہو رہیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

فائی قہ سلطان کے شوہر نے اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دوسری شادی کر لی تھی۔

وہ فائی قہ سے بہت محبت کرتا تھا۔ لیکن ماں باپ کا اکلوتا ہونے کی وجہ سے وہ ماں کے آگے مجبور ہو گیا اور اپنی ایک یتیم کزن سے شادی کر لی۔ جو بچپن سے اس سے منسوب تھی۔ لیکن چونکہ عفان کو فائی قہ پسند آگئی تھی اس لئے اس نے اپنے ماں باپ کو ناراض کر کے فائی قہ کو اپنا لیا تھا۔

فائی قہ کے لئے یہ خبر کسی دہشت سے کم نہ تھی۔ وہ دردانہ بیگم کے گھر تھی جب اسے عفان کے نکاح کی بابت پتہ چلا وہ ریش ڈرائی یونگ کرتی ہوئی گھر پہنچنا چاہتی تھی۔ لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اسے کسی مظلوم کی آہ لگ گئی تھی۔ راستے میں اس کی گاڑی ایک تیز رفتار ٹرک سے ٹکرا گئی اور ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔

جس وقت وہ دوبارہ ہوش میں آئی تو عفان اسکے پاس موجود تھا، لیکن وہ اپنی دونوں ٹانگیں کھو چکی تھی۔ اپنی یہ حالت دیکھ کر وہ چیخنے چلانے لگی۔ ڈاکٹر نے اسے سکون کا انجکشن لگایا۔ اور وہ گہری نیند میں چلی گئی۔

زرغام جس وقت اسلام آباد پہنچا رات

گہری ہو رہی تھی۔ موسم ابر آلود ہو رہا تھا، کالے بادلوں نے آسمان کو ڈھک رکھا تھا۔ زرغام کے موبائی ل پر رنگ ہوئی، اس نے کال۔ ریسو کی تو دوسری طرف اس کا بہترین دوست فاران تھا۔

زرغام سفیر خان اس وقت اسلام آباد میں نہیں ہے۔ وہ مری میں اپنے کٹیج میں گیا ہوا ہے۔

اور کون ہے اس کے ساتھ؟

Posted On Kitab Nagri

کوئی لڑکی ہے اس کے ساتھ، شاید کوئی کال گرل ہے۔

اوکے، تھینک یو! اس نے کال کٹ کر کے موبائی ل ڈیش بورڈ پر ڈالا اور گاڑی کارخ مری کی طرف موڑ دیا۔ شدید دھند تیز بارش اور اولوں کے درمیان وہ تیز رفتاری سے گاڑی چلا رہا تھا۔ انتقام کی آگ انسان کو پاگل بنا دیتی ہے۔۔ وہ پانچ گھنٹے کا سفر طے کر کے اسلام آباد پہنچا تھا۔ اب اسے مری پہنچنے کے لئیے مزید ایک گھنٹہ اور ڈرائیو کرنی تھی۔ وہ سیگریٹ پہ سیگریٹ پھونک رہا تھا۔ کافی رات ہونے کی وجہ سے اس وقت روڈ خالی تھی۔

وہ جس وقت مری پہنچا وہاں برف باری شروع ہو چکی تھی۔ سردیوں کی کالی راتیں تھیں۔ آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ چاند بھی کہیں بادلوں کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا۔ ہر طرف برف کی سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ اس نے اپنی گاڑی کاٹیج سے کافی پہلے ہی پارک کی اور ماسک سے چہرہ ڈھک لیا۔

وہ بہت احتیاط سے آگے بڑھ رہا تھا۔

وہ کاٹیج کے سامنے سے ہوتا ہوا ایک لمبا چکر کاٹ کر اس کے عقبی حصے میں پہنچا، جہاں پانچ فٹ کی ایک ایلو مینیم کی ونڈو تھی۔ اس نے پاس پڑا ایک پتھر اٹھایا اور شیشے پر دے مارا۔ جس سے رات کے گہرے سناٹے میں شور پیدا ہوا۔ لیکن یہ صرف چند لمحوں کے لئیے تھا۔

وہ کانچ ہٹاتا ہوا اندر داخل ہوا اور سامنے کمرے کے کھلے دروازے سے اسے سفیر نیم برہنہ حالت میں بیڈ پر پڑا نظر آیا۔ وہ گاڑی سے اپنے ساتھ رسی بھی لایا تھا۔ شراب کے نشے میں ڈوبا وہ ہوش و خرد سے بیگانہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام علی خان نے اسے اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور لا کر دوسرے کمرے میں موجود ایک کرسی کے ساتھ اسے باندھ دیا۔

اس کا نشہ دور کرنے کے لئے پہلے اسے پانی میں لیموں ڈال کر اس کے منہ میں انڈیلا۔ جس کے جواب میں اس کے منہ سے مغالطات کا ایک طوفان نکلا تھا۔

زرغام علی خان کا ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔ اس نے مری کی تخبستہ سردی میں پانی کی بالٹی بھر کر اس کے اوپر انڈیلی تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹ آیا۔ زرغام نے ایک بچائی پر گھسیٹ کر اس کے سامنے رکھی اور موبائی ل سے زینہ کی تصویر نکل کر اس کے سامنے کی۔

اس لڑکی کو جانتے ہو؟

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ زرغام نے پاکٹ میں سے ایک چاقو نکالا اور اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ ہاں جانتا ہوں۔ وہ کسی رٹے رٹائے طوطا کی طرح بولا۔ ٹھیک ہے! پھر انجام کے لئے بھی تیار ہو جاؤ۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔ میں تمہارے پاؤں پڑتا ہوں۔ زرغام نے ایک زوردار قبضہ لگایا۔ معافی۔۔۔ ایسا تو سوچنا بھی مت۔ تم ہو کون؟

میں تمہاری موت ہوں۔

مرنے سے پہلے اپنی موت کا چہرہ دیکھنا چاہو گے۔

اس نے میکائی انداز میں سر اثبات میں ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام علی خان نے اپنا ماسک میں چھپا چہرہ آزاد کیا۔ اور اپنی پاکٹ سے پسٹل نکال کر اس کے عین دل کے مقام کا نشانہ لیا اور چھ کی چھ گولیاں اس کے جسم میں اتار دیں۔ اور جہاں سے آیا تھا وہاں سے ہی نکل کر گاڑی تک پہنچا اور وہاں سے ایبٹ آباد کی طرف نکلتا ہوا واپس اسلام آباد لوٹ آیا۔



وہ سٹاپ پر بس کا ویٹ کر رہی تھی۔ وہ ایک انٹرنیشنل فرم میں ایک ایڈیٹر کے طور پر کام کر رہی تھی۔ جب کافی دیر کھڑے رہنے کے بعد بھی اسے گاڑی نہیں ملی تو وہ پیدل ہی چل پڑی۔ کے ایف سی کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے شدید بھوک کا احساس ہوا اور وہ کچھ سوچتے ہوئے اندر بڑھ گئی۔ اپنا آرڈر لے کر وہ چئی پر سنبھال رہی تھی، جب اسے جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ اس آواز کو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔ اس نے رخ موڑ کر دیکھا تو وہ وہی تھا۔ اسکے لب خفیف سے واہوئے اور پھر آپس میں پیوست ہو گئی۔ آنکھوں میں نمی آٹھری۔ بیگ کے اسٹریپ پر اس کی گرفت مضبوط ہوئی۔

وہ زرغام علی خان تھا۔۔۔۔۔ بلاشبہ وہ اسے پورے چھ سال کے بعد دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے جلدی سے رخ موڑ لیا مبادا وہ اسے دیکھ نہ لے۔ کسی بات پر وہ ہنسا تھا۔ اس کے ساتھ زینیہ، صفوان اور ایک چار یا پانچ سال کا بچہ بھی تھا۔

اس کا جی چاہا وہ پلٹ کر اسے ہنستے ہوئے دیکھے، کیونکہ وہ ہنستے ہوئے بہت خوبصورت لگا کرتا تھا۔ لیکن اس نے خود کو ڈانٹا، اسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔ وہ بیگ سنبھالتی ہوئی باہر نکل آئی۔ فضا میں ایک دم سے جیسے گھٹن سی بھر

Posted On Kitab Nagri

گئی تھی۔ دل یک دم ہی دکھ سے بھر گیا تھا۔ بھولے بسرے دکھ شور مچانے لگے۔ وہ مرے ہوئے قدموں سے چلتی ہوئی ہاسٹل میں داخل ہوئی اور اپنے روم میں آکر ٹیبل پر سر رکھا اور آنسوؤں کو بہنے دیا۔ وہ بے آواز روتی رہی اور یہاں تک کہ اس کی آنکھیں خشک ہو گئی ہیں۔

محبت کے لئی بے بہا یا گیا آنسو جہاں بھی گرے، زمین کو بنجر کر دیتا ہے اور ان گزرے چھ سالوں میں اس نے دو ہی کام شدت سے کیے تھے۔ ایک زرغام علی خان سے عشق اور دوسرا اس کو بھول جانے کا عہد، لیکن آج جب چھ سال کے بعد زرغام علی خان کو سراہ نظر آ گیا تو اسے لگا وہ اپنا عہد نہیں نبھا سکے گی۔

وہ تو آج بھی وہیں مقیم تھا، اول روز کی طرح اسکے دل کا حکمران، اسے دیکھ کر اسے لگا کہ وہ تو کبھی اسے چھوڑ کے آئی ہی نہیں تھی۔ ”نہیں۔۔۔۔۔۔ مجھے اب اسے یاد نہیں رکھنا ہے۔“ اس نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

میں صرف تجھ کو سنوں جان کہ تیرا لہجہ تو بولتا ہے تو پھر خوشبوؤں میں ملتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھ سال پہلے جب وہ انتقام کی آگ بجھا کر لوٹا تو اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ زینہ آپنی کو منالے گا۔ وہ اپنی محبت سے ستبردار نہیں ہو سکتا۔ زینب سلطان اس کی روح میں بس چکی تھی۔ اس کے بغیر تو اب بس سانس بھی مشکل سے آتی ہے۔ وہ ایک فیصلہ کر کے لوٹا تھا۔

لیکن شاید خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جس وقت وہ حویلی میں داخل ہوا، اسے ویرانی سی محسوس ہوئی۔ لیکن اس نے سر جھٹک دیا۔ اور سست قدموں سے اندر ہال میں داخل ہوا اور سامنے پڑے صوفے پر ہی لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

زائی رہ خاتون سے زینہ کی خیریت معلوم کر کہ اسے اس کا خیال آیا۔ جسے وہ کمرے میں ہی رہنے کا پابند کر گیا۔ وہ زائی رہ خاتون سے اجازت لے کر اپنے روم میں آ گیا۔

کمر خالی اور سنسان پڑا تھا۔ وہ اپنے کپڑے نکالنے کے لئے جب وارڈ روب کھولی تو وہاں سے زینہ کے سارے کپڑے غائب تھے۔ وہ تیزی سے واش روم کی طرف بڑھا وہ بھی خالی تھا۔ اسکے اوسان خطا ہو گئی اور اس نے پاگلوں کی طرح حویلی کا چپہ چپہ چھان مارا، لیکن وہ نہیں ملی۔ وہ وہاں ہوتی تو ملتی۔ آخر میں وہ پاگلوں کی طرح بالوں میں ہاتھوں کی انگلیاں پھنسا کر بیٹھ گیا۔ اس نے گاڑی کی چابی لی اور تیز رفتاری سے گاڑی لے کر سلطان خان کی حویلی پہنچا۔ اس کا خیال تھا وہ وہیں آئی ہوگی۔ لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔

وہ حویلی لوٹ آیا لیکن اجڑا بکھرا سا، لیکن وہ زینہ سے بد ظن ہو گیا۔ بیٹا وہ تمہارے رویہ سے ناامید ہو کر یہاں سے چلی گئی۔ لیکن ہم اسے ڈھونڈیں گے وہ انشاء اللہ مل جائے گی۔

نہیں ماں اب اسے کوئی نہیں ڈھونڈے گا۔۔۔ کوئی بھی نہیں۔ وہ اپنی مرضی سے یہاں سے گئی ہے۔ اب خود ہی لوٹ کر آئے گی۔

www.kitabnagri.com

زینہ اپنی ٹھیک کہتی تھی۔ یہ لڑکی تمہیں پیار کے جال میں پھنسا کر مار دے گی۔

امو جان!۔۔ اس نے آپ کے بیٹے کی جان لے لی ہے۔

اسے سالوں لگے خود کو سنبھالنے میں، اس نے سرداری چھوڑ دی۔ اور ماں کو لے کر شہر آ گیا۔ اس بار زائی رہ خاتون نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس نے اپنے گاؤں کے لوگوں سے جو وعدہ کیا تھا۔ اسے نہ وفا کیا اور تین سال کی قلیل مدت میں ڈیم تعمیر ہو گیا۔ اس میں بہت سے لوگوں کی کاوش شامل تھی۔ صفوان نے اپنا دبئی میں موجود ایک فلیٹ بیچ کر اس کی ساری رقم ڈیم کے لئے دی تھی۔ فائی قہ سلطان کی بربادی، زینب سلطان کی گمشدگی اور اکلوتے بھانجے کے قتل نے سلطان خان کے کندھے جھکادیئے۔ وہ اب بائیں طرف کے فالج کا شکار ہو کر بستر مرگ پر پڑا تھا۔ اور اب اسے خدا بھی یاد آیا تھا۔ اس نے اپنی شہر میں موجود ساری زمین بیچ کر ڈیم کے لئے پیسے دیئے تھے۔

زینبہ آپ کی شادی بہت دھوم دھام سے صفوان کے ساتھ ہو گئی تھی۔ وہ اپنی زندگی میں بہت خوش و خرم تھی۔ اس کا ایک چار سال کا بیٹا بھی تھا۔ جس کا نام زرغام نے قلب مومن رکھا تھا۔ اور اس کی ساری عادتیں زرغام علی خان کے جیسی تھیں۔

زینبہ کی زندگی میں بس ایک ہی ملال تھا، کی اس کی وجہ سے زرغام علی خان کی زندگی ادھوری ہو گئی۔ اس نے اپنی پرانی جاب پھر سے شروع کر دی تھی۔ اور وہ پاکستان میں کم ہی ٹکتا تھا۔ کبھی کہاں اور کبھی کہاں اس کی زندگی کا مقصد بس لوگوں کی خدمت تھا۔

آج بھی اس پر بہت سی لڑکیاں مرتی تھیں اور کہیں ایک نے اسے پرپوز بھی کیا تھا۔

جس کے جواب میں وہ انہیں بتاتا تھا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ اور اپنے موبائل میں موجود چند ایک تصاویر تھیں زینب کی جو وہ ثبوت کے طور پر پیش کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

رات کو جاگتے رہنے کی وجہ سے صبح اسکی آنکھ دیر سے کھلی۔ وہ جلدی سے فریش ہو کر بغیر ناشتے کے ہی نکل آئی

آج لیٹ ہونے کی وجہ سے اس نے پوائی نٹ سے جانے کا فیصلہ ترک کیا اور پاس سے گزرتے رکشے کو روک کر پتہ سمجھا کر بیٹھی ہی تھی۔ جب اسکے موبائی ل پر رنگ ہوئی۔

دوسری طرف اس کی یونیورسٹی دوست علینہ تھی جو کہ اب اس کی کولیگ بھی تھی۔

اسلام آباد میں آکر وہ شروع میں اس کے گھر ہی رہی تھی۔ وہ اس کے تمام حالات سے بخوبی آگاہ تھی۔

اس نے کال ریسپونڈ کی تو دوسری طرف سے اس کی تشویش میں ڈوبی آواز ابھری ”ہیلو زینی کہاں ہو۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے؟“ تم ابھی تک کہاں ہو؟

علینہ میری آنکھ لیٹ کھلی ہے تو بس میں راستے میں ہی ہوں۔ اوکے! جلدی سے آؤ۔

وہ آفس میں پہنچی تو علینہ اس کے ہی انتظار میں تھی۔ وہ شاید اسے کچھ بتانا چاہتی تھی لیکن زینب کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئی۔

”بائی داوے تم اتنا لیٹ کیوں ہو؟ اور یہ تمہاری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں؟“ وہ کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ نظریں چراگئی۔

Posted On Kitab Nagri

”ہاں۔۔۔۔۔ رات کو ٹھیک سے سوئی نہیں میں۔“

”آچھا“ علینہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا مگر بولی کچھ نہیں کیونکہ سامنے سے انکا ایم ڈی خاور آرہا تھا۔ ان دونوں نے جلدی سے اپنی اپنی سیٹ سنبھال لی۔

لیکن لنچ بریک تک وہ کوئی بھی کام نہ کر سکی اس کا زہن الجھا ہوا تھا۔ علینہ نے اسے نوٹ کیا لیکن بولی کچھ نہیں۔ اس کی عادت نہیں تھی خوا مخواہ کھوجنے کی۔

لنچ بریک میں وہ دونوں کیفے ٹیریا جا رہی تھی۔ وہ سیڑھیوں پر ٹھٹھک کر رک گئی۔ کیوں کہ وہ ایم ڈی خاور حسن سے محو گفتگو اوپر کی طرف آرہا تھا۔ وہ جلدی سے اس سے چھپنا چاہتی تھی لیکن عین اسی لمحے اس نے بات کرتے ہوئے اوپر کی طرف دیکھا۔ وہ اس لمحے کے لئی تیار نہیں تھی۔ زینب سلطان کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا۔ وہ بھی کچھ لمحے ٹھٹھا لیکن اگلے ہی پل وہ پھر سے گفتگو میں مشغول ہو گیا تھا۔

”گیٹ آسائیڈ پلیز۔“ کسی نے کہا اور وہ گویا حواسوں میں لوٹ آئی۔ اس نے جلدی سے زینہ عبور کرنے کی کوشش کی اور اسی چکر میں وہ دھڑام سے نیچے جا گری۔ جوتے کی ایڑی ٹوٹ گئی تھی۔ وہ شرمندگی سے سر بھی نہ اٹھا سکی۔ تکلیف سے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ اسے امید تھی کہ وہ اس کے پاس آئے گا، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔

ریلینگ کا سہارا لے کر جب وہ اٹھی تو وہ کہیں نہیں تھا۔ اس کی کہنی چھلنی ہو گئی تھی۔ وہ بیگ سنبھالتی ہوئی اٹھی اور ڈسپنسری چلی آئی۔ بینڈیج کروا کر جب وہ باہر نکل تو وہ سامنے آگیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بلیک تھری پیس سوٹ زیب تن کیے، آنکھوں پہ سن گلاسز چڑھائے۔ اپنے اکھڑ اور مغرورانہ انداز لئیے۔ اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ بول اٹھا۔

”مجھے پتا تھا تم ادھر ہی آئی ہو گی۔ کیسی ہو؟“ اس نے نم پلکیں اٹھائی لیکن بولی کچھ بھی نہیں۔

”ان چھ سالوں میں تم زرا بھی نہیں بدلی ویسی ہی ہو۔“ وہ بات چھ سالوں کی کر رہا تھا لیکن احساس یہ دلا رہا تھا۔ گویا چھ گھنٹوں بعد مل رہے ہوں۔

وہ بھی کہنا چاہتی تھی کہ تم بھی نہیں بدلے، وہی اکڑ اور غرور جوں کا توں ہے۔“ لیکن زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

”میں نہیں جانتی کہ آپ کون ہیں؟“ اس نے اٹھ کر آنے والے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا اور دوسری جانب مڑ گئی۔ اور وہ بھی اس پر ایک قہر برساتی نظر ڈال کر وہاں سے نکل گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے اپنا سارا غصہ سٹیرنگ پر نکالا۔
میں ہی پاگل ہوں جو اس لڑکی کے پیچھے خوار ہو رہا ہوں۔

اس نے موبائی ل نکالا اور زینہ کو کال ملائی۔ ہیلو!۔۔۔۔۔ کی آواز سنتے ہی وہ بول پڑا۔ زینہ آپ کی آپ کل مجھ سے کسی لڑکی کی بابت پوچھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ اور اموجان جا کر بات کر لیں اس کے گھر والوں سے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ کہہ کر اس نے کال کٹ کر دی۔

زینب سلطان اب تم خود مجھ تک آؤ گی۔ میں نے اپنی انا، غرور سب کچھ پس پشت ڈال کر تمہاری طرف بڑھا۔۔۔ لیکن تم آج بھی چھ سال پہلے والی جگہ پر کھڑی ہو۔ زینب سلطان نے دوبارہ آفس جانے کی بجائے ہاسٹل کو نکل گئی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اب کام تو وہ کوئی کر نہیں سکے گی، تو بہتر ہے کہ دوسروں کی نظروں میں تماشائ بننے کی بجائے ہاسٹل ہی چلی جاؤں۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ارے زینب تم نے نئی بے باس کو دیکھا ہے؟ یا کیا چیز ہے؟

زینب آج آفس آئی تو علینہ اسے نئی بے باس کے بارے میں بتانے لگی۔ زینب کو تو ان باتوں میں کوئی ای انٹرسٹ ہی نہیں تھا۔ اس کا خیال تھا دنیا میں زرغام علی خان سے زیادہ خوبصورت مرد کوئی ہی ہے نہیں۔

علینہ کافی دیر اسکی تعریفیں کرتی رہی اور پھر زینب کی عدم دل چسپی دیکھتے ہوئے خاموش ہو گئی۔ جو اپنے کام میں مگن فائی لز سیٹ کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

تبھی ایم ڈی خاور حسین کے ساتھ زرغام علی خان اندر داخل ہوا۔ علینہ نے اس کا بازو پکڑ کر اس طرف اشارہ کیا اور ساتھ ہی زیر لب بڑبڑائی، نیو باس۔۔۔۔۔

اور زینب سلطان کی جو نگاہ اٹھی تو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام علی خان کے ساتھ ایک بے حد ماڈرن لڑکی اس کے بازوؤں پر ہاتھ ٹکائے آگے بڑھ رہی تھی۔

”یار اس ڈائی ن کو دیکھو کیسے چپک رہی ہے اس کے ساتھ، خاور حسین کی بہن ہے۔۔۔۔۔ علیہ نے جھک کر زینب کے کان کے قریب سرگوشی کی۔

اور وہ تینوں چلتے ہوئے آکر زینب کے کعبین کے سامنے کھڑے ہو گئی۔ ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں گھسائے، دوسرے ہاتھ سے سگار کے کش لے رہا تھا۔ بات کرتے کرتے اس نے نظر اٹھا کر زینب سلطان کو دیکھا، جو کن اکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ دو قدم چل کر زینب کے قریب ہوا۔

آپ کو کیا نام ہے میم!

جی۔۔۔۔۔ زینب سلطان۔۔۔ اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

اور اس کے زینب سلطان کہنے پر غصے سے زرخام علی خان کی پیشانی سلوٹوں سے بھرگئی۔

اوکے! آپ کا کیا کام ہے یہاں؟

جی میں ایڈیٹنگ کرتی ہوں اور ساتھ کبھی کبھار کچھ لکھ بھی لیتی ہوں۔ ہم۔۔۔۔۔ اس ہفتے کامیگزین کو آپ نے ایڈیٹ کیا تھا۔

جی ہاں!“ وہ اعتماد سے بولی۔“

Posted On Kitab Nagri

دیکھئی ے مس۔۔۔ کیا نام ہے آپ کا؟

اس کی ایکٹنگ پر زینب نے دانت پیسے۔ اسکا دل چاہا سامنے پڑی ساری فائی لڑاٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔

جی زینب سلطان۔۔۔ اسنے ضبط کے گھونٹ بھرتے ہوئے جواب دیا۔ دیکھئی ے مس! آپ نے جو یہ کور

ایڈیٹ کیا ہے اس پر آپ نے بہت زیادہ تیز رنگوں کا استعمال کیا ہے۔

یہاں اگر تحریر سرخ کی بجائے بلیک کلر میں ہی ہوتی تو یہ زیادہ آچھی دکھتی۔

اس نے ایک جگہ پر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

آج کے بعد آپ جو ایڈیٹ تیار کریں گی، وہ پہلے مجھے دیکھائی یں گی پھر اس کے بعد وہ اپروو ہو گی۔ انڈر سٹینڈ۔۔۔۔۔ یس سر۔۔۔ اس نے چبا چبا کر لفظ ادا کے۔

او کے پھر ابھی آپ کے دماغ میں اس ویک کے کور کے لئی ے ایڈیٹ یاز ہیں، وہ لے کر آپ میرے آفس میں آ

جائی یں۔ جی سر۔ اور وہ مسکراہٹ ضبط کرتا ہوا اپنے آفس میں چلا گیا۔ اور روم میں ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے اس

کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لیپ ٹاپ اٹھائے اندر چلی آئی ی۔

وہ اسکے سامنے بیٹھ گئی اور لیپ ٹاپ پر اسے کچھ ڈیزائن دکھانے لگی۔

زرغام نے اپنی سیٹ چھوڑی اور اس کی سیٹ کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

زینب کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی۔ اس نے تھوک نگلا اور پھر سے سکریں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ دکھانے لگی۔ جب زرغام نے اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے ہاتھ سے بسکریں پر ٹچ کر کے کچھ پوچھا اور اس کے لب اس کے کان کی لو سے ٹکرائے۔

اور لیپ ٹاپ زینب سلطان کے ہاتھ سے نیچے جا گرا جسے زرغام نے بروقت پکڑ لیا۔

”کیا ہوا؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا تو کیا میں سمجھا دوں؟“ زرغام علی خان کی شرارت سے بھرپور آواز اسے حواسوں میں کھینچ لائی۔ اس نے بے ساختہ اپنے سامنے رکھا لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

”جی نہیں۔۔۔ مجھے سب سمجھ آتا ہے۔“ ”آچھا۔۔۔!“ وہ بے اختیار ہنس دیا۔ ”مثلاً؟ کیا کیا سمجھ آ گیا ہے آپ کو؟“ لہجہ زو معنی تھا۔

”میں چلوں۔“ اس نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔ ”کچھ دیر رکو زینب۔۔۔۔۔ مجھے تم سے کچھ باتیں کل ئی یر کرنی ہیں۔“ ”لیکن میرے پاس کہنے کے ل ئی کچھ بھی نہیں ہے۔“ ہمیشہ کی طرح اس نے دل کی آواز پر لات ماری۔

www.kitabnagri.com

وہ اپنی کہہ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ زینب سلطان میری باتوں کا جواب دے کر جاؤ۔ ورنہ میں ابھی اس آفس سے تمہیں اپنی بانہوں میں اٹھا کر لے جاؤں گا۔ اور تم جانتی ہو میں ایسا کر سکتا ہوں۔“ یہ صرف دھمکی نہیں ہے، اگر تم نے اس کمرے سے باہر قدم رکھا تو مجھے اپنے ساتھ پاؤں گی۔“ اور وہ پاؤں پٹختی واپس آ کر سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ”پوچھ ئی ے! کیا پوچھنا چاہتے ہیں آپ؟“

Posted On Kitab Nagri

اس رات جب میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرے آنے تک اس کمرے سے کہیں نہیں جانا۔ پھر تم کیوں بھاگ گئی؟

آپ نے کہا تھا آپ آکر میرے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ، میرا انتظار کرنا۔ میں نے آپ کو روکا بھی تھا۔ اپنی انا کو روندھ کر آپ کی طرف پیش قدمی کی تھی۔ لیکن آپ ایک بھی لفظ کہے بغیر چلے گئے۔

پھر میں نے سوچا کہ اس سے پہلے آپ میرے نام کے ساتھ سے اپنا نام ہٹا دیں۔ میں آپ کی پہنچ سے دور چلی جاؤں۔ تاکہ کم سے کم آپ کا نام میرے نام سے تو جڑا رہے گا۔ آخر میں اس کی آواز میں آنسو کی نمی سی گھل گئی۔

نام تو تم اب بھی اپنا زینب سلطان ہی کہلاتی ہو پھر بس نکاح نامے پر زینب زرغام علی خان لکھا ہونے سے کیا ہوتا ہے۔

Kitab Nagri

وہ طنزیہ مسکرائی! کچھ اور پوچھنا ہے سر۔ www.kitabnagri.com

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ اور زینب سر جھکائے بیٹھے زرغام علی خان پر ایک نظر ڈال کر باہر نکل گئی۔

جبکہ زرغام علی خان نے آفس کی ایمپلائز کے کوئی ف والی ویب کھولی اور زینب سلطان کے نام پر کلک کیا۔ نام۔ زینب سلطان والد یا شوہر کا نام۔۔۔ زرغام علی خان سٹیٹس۔۔۔ شادی شدہ

زرغام علی خان کے چہرے پر ایک الوہی چمک ابھری۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس نے مسکراتے ہوئے زینیہ ک نمبر ڈائل کیا۔ زینیہ آپی۔۔۔ مبارک ہو آپ کی بھابھی مل گئی ہے۔
”شہزادے سچ کہہ رہے ہو؟“ اس کی خوشی سے چور آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

”بالکل سچ۔“ اس کی آواز میں ایک کھنک تھی۔ کب لارے ہو اسے گھر؟

بس پہلے اسے منالوں پھر لے کر آتا ہوں۔ اوکے! بیسٹ آف لک۔ تھنکس۔۔۔۔۔

وہ اپنے کام میں مگن تھی وہ پوری دلجمعی سے اپنا کام کر رہی تھی۔ وہ زرغام علی خان کو مزید باتیں سنانے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔ تبھی وہ اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے ہر ہر انداز میں عجلت تھی۔ وہ اسے دیکھا کر اسے نظر انداز کرتی ہوئی مزید تن دہی سے کام کرنے لگی۔

وہ اسے مخاطب کرنے کی جگہ اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر عجلت میں بولا، زینب جلدی چلو میرے ساتھ

کچھ کام ہے تم سے۔

Kitab Nagri

اسکی اس حرکت پر سب لوگ ان دونوں کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ سب کی نظر زرغام علی خان کے ہاتھ میں موجود زینب کے ہاتھ پر تھی۔

علینہ نے حیران ہو کر دونوں کو دیکھا۔ زینب نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے درشتی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑا یا۔

سرا بھی آفس آؤرز ہیں بعد میں آپ سے بات کرتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام علی خان غضب ناک ہوا۔ زینب زرغام علی خان!۔۔۔ میں کیا کہہ رہا ہوں تمہیں سمجھ آرہی ہے یا نہیں۔ اب کی بار اس نے اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔ تبھی زینب نے بھی خود کو اس سے چھڑانے کی جدوجہد کی اور تبھی پاس پڑا ایک فریم نیچے گر کر چکنا چور ہو گیا۔

آفس میں سب لوگوں کو سانپ سونگھ گیا۔ اتنے دنوں میں وہ زرغام کو اتنا تو جان ہی گئی تھی کہ وہ غصے کا بہت تیز ہے۔

زرغام علی خان نے مٹھیاں بھیج کر زینب پر ایک نظر ڈالی جس کی آنکھ میں آنسو سے اس کے چہرے سے ہوتے ہوئے اس کی نظر اس کے پاؤں پر گئی جہاں شیشے کا ایک ٹکڑا لگنے سے اس کا پاؤں خون سے رنگین ہو گیا تھا۔

وہ جھک کر اس کے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا۔ اور اس کا پاؤں اٹھا کر اپنے گٹھنے پر رکھتے ہوئے علینہ کو فرسٹ ایڈ باکس لانے کے لئے بولا۔

سب لوگوں کے لئے یہ سین اب بہت دل چسپی لائی ہوئی تھا۔ ان کا نیا نیا باس آفس کی ایک ایمپلائے سے آخر چاہتا کیا ہے۔

زینب کی ڈریسنگ کر کے وہ اٹھا اور اسے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ زینب اموجان ہاسپٹل میں ہیں۔ وہ تم سے ملنا چاہتی ہیں۔

کیا۔۔۔؟ اس کی بات وہ جلدی سے اٹھی لیکن اتنی ہی تیزی سے واپس بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

زرغام علی خان نے اپنے آس پاس سب کی چہ میگوئی یاں سنی جس میں دبی دبی سی ہنسی بھی شامل تھی۔ اس نے جہاں تک نظر پہنچتی تھی۔ وہاں تک ایک کڑی نظر ڈالی۔

سب نظریں چرا کر اپنے کام کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ جب اس نے ہاتھ اٹھا کر سب کو متوجہ کیا۔

جی تو آج آپ سب لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ یہ جو ہیں زینب سلطان یہ میری آفیشلی وائی ف ہیں۔

ہماری شادی کو سات سال ہو چکے ہیں۔ اس لئی آپ سب کو اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور اب سب حیران ہو کر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ جبکہ زرغام علی خان نے جھک کر اسے بانہوں میں اٹھا لیا تھا۔ اس کے اٹھانے پر زینب نے احتجاج کیا لیکن اس نے کہاں کسی کی سننی تھی۔

ہاسپٹل میں صفوان اور زینب دونوں موجود تھے۔

زرغام اسے اٹھائے جب ہاسپٹل میں پہنچا تو زینب نے اپنی ہنسی روکنے کے لئی منہ دوسری طرف کر لیا۔ اسے بیچ پر بیٹھا کر وہ زینب کی طرف مڑا۔

www.kitabnagri.com

ایسا۔۔ کہاں ہیں اموجان؟

آپ نے کہا تھا کہ وہ کہہ رہی ہیں میں زینب کو لئی بغیر نہ آؤں۔ دیکھیں میں اسے لے آیا ہوں۔

بتائی میں نے کہاں ہیں اموجان۔۔۔۔

اس کی خاموشی پر وہ اور پریشان ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ زینب سے اب اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہوگئی۔

زینب اور صفوان نے زرغام کی حالت دیکھ کر قہقہہ لگایا۔ جبکہ زینب نے آگے بڑھ کر زینب کو گلے لگالیا۔

ڈییر بھابی۔۔ کہاں غائب ہوگئی تھی۔ ویسے بتاؤں۔ اموجان! بالکل ٹھیک ہیں۔ وہ نہ ہمنے سوچا ویسے تو کیا پتہ میرا بھیاتمہیں منانے کتنا وقت لگا دے۔ اس لئیے ہم نے اس کے ساتھ چھوٹا سا مذاق کیا ہے۔ تو پھر بھابی جان چلیں گھر؟

زینب نے نظر اٹھا کر زرغام علی خان کو دیکھا اور اس کی جذبے لٹاتی نظروں سے گبھرا کر سر جھکا لیا۔

آج زینب کے گھر آنے کے پورے سات دن کے بعد اس کا ولیمہ تھا۔ اور ان سات دنوں میں زرغام کو زینب کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھنے دی گئی۔

زرغام نے بلیو کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس آج کی تقریب پر چھایا ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ بار بار اپنی کلائی میں بندھی گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا۔ اور پھر اس کا انتظار ختم ہوا۔ بلیو کلر کے لہنگے میں جس پر گولڈن کام کیا ہوا تھا۔ مہندی سے سجے ہاتھ، کلائیوں میں بھر بھر کر چوڑیاں ڈالی گئی تھیں۔

نفاست سے کیا گیا میک اپ زرغام علی خان کے ہوش اڑانے کے لئیے کافی تھا۔ وہ پلکیں جھپکنا بھی بھول گیا۔

Posted On Kitab Nagri

زینب کے ساتھ علینہ اور زینبہ تھی۔ اسے سیٹج پر اس کے برابر بیٹھا کر زینبہ زرغام علی خان کے پاس آئی اور اس کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

زینبہ کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔ صفوان یحییٰ اس کے برابر آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا قلب مومن بھاگ کر زرغام علی خان کی گود میں بیٹھ گیا۔

ماموں کیا یہ ہماری مامی ہیں؟ ”وہ پر شوق نظروں سے زینب کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

”جی بیٹا! زرغام نے جھک کر اس کے گال پر کس کرتے ہوئے جواب دیا۔“ ”آچھا۔۔۔۔۔ اس نے آچھا کو لمبا کھینچا۔“ کیوں کیا ہو مامی آچھی نہیں لگی؟ نہیں۔۔۔! پیاری ہیں بٹ آپ سے زیادہ نہیں۔۔۔

اور اس کی بات پر سب کا جاندار قہقہہ ایک ساتھ گونجا۔ بیٹا یہ تو آپ اپنے ماموں سے پوچھیں کہ انہیں مامی کتنی پیاری لگتی ہیں۔ زینبہ نے شرارت سے قلب مومن کو اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

اس کی بات پر زینب کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آٹھری۔

www.kitabnagri.com

وہ تو قلب مومن سے سو فیصد متفق تھی۔ وہ جانتی تھی وہ شہزادوں کی آن بان والا شخص ہے۔ اسے تو کوئی بھی مل سکتی تھی۔ لیکن اس کے رب نے اسے زینب سلطان کی قسمت میں لکھا تھا۔

وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔ جس نے اس کے دل میں اس کے لئیے محبت پیدا کی۔

ولیمے کی تقریب سے وہ اسے لے کر سیدھا اپنے فارم ہاؤس کے لئیے نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زینب سلطان سرشار سی اس کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ اور وہ۔۔۔ وہ تو ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔ آج وہ ہر فکر ہر پریشانی سے آزاد ہو گیا تھا۔ وہ گزرے ہر پل کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔

اس نے بیچ روڈ میں گاڑی روک دی اور مڑ کر پر شوق نظروں سے زینب سلطان کے اس سبے سنورے روپ کو اپنے اندر اتارنے لگا۔

آج ایک راز کی بات بتاؤں؟ اسکی بات پر اس نے اپنی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اگلے پل پلکوں کی جھالر پھر سے گرا دی۔ وہ اس کی لودیتی آنکھوں میں دیکھنے کی سکت نہیں تھی۔

میں تمہیں بہت پہلے سے جانتا ہوں۔ تقریباً“ بارہ سال پہلے سے جب تم شاید نئی نئی یوگائی کا لج گئی تھی۔

میں نے ایک بار شہر سے گاؤں آتے ہوئے تمہیں راستے میں دیکھا تھا۔ تمہاری گاڑی خراب ہو گئی تھی۔ اور تب میں نے تمہاری گاڑی ٹھیک کی تھی۔ لیکن تم ہوش میں ہوتی تو مجھے بھی دیکھتی۔ لیکن تمہارا شاید پیپر تھا اور تم اپنی کتاب پر جھکی تھی۔ تم نے تو تبھی میرا دل چر لیا تھا۔

جب جرگے میں، میں نے تمہارا نام لیا تو تم نے یہ نہیں سوچا کہ میں تمہارا نام کیسے جانتا ہوں۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ میں جانتا تھا، وہ مسکرایا تو اس کے گالوں کے ڈمپل گہرے ہوئے۔

”اور زینب سلطان سوچنے لگی، کیا کوئی مرد بھی اتنا خوبصورت لگ سکتا ہے۔“

Posted On Kitab Nagri

اور اس کے دل نے گواہی دی کہ وہ اس خوبصورتی میں ایک سحر ہے جس سے وہ کبھی بھی نہیں نکل سکتی۔

میں تمہیں دیکھنے کے لئے تمہارے کالج کے باہر کھڑا رہتا تھا۔ اور تمہاری وجہ سے میں نے اپنی کتنی ایک کلاسز بنک بھی کی تھی۔ جانتی ہو میں زینہ آپ کو بھی ساتھ لے کر آیا تھا۔ وہ تمہیں دیکھنے آئی تھی کہ وہ کون ہے جس کے لئے ان کا بھائی دیوانہ ہو گیا ہے۔ اور وہ اسکی باتیں سن کر حیران ہو رہی تھی۔

زرغام علی خان نے اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنی نرم گرم گرفت میں لیا۔ اور اسے اپنی بانہوں کی گرفت میں لے کر اپنے قریب کیا۔ اور اپنے لب اس کے سر پر رکھ دیئے۔

جبکہ زینب سلطان نے سکون سے اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔ بادلوں کی اوٹ میں چھپا چاند بھی ان کے ملن پر مسکرا دیا۔ زندگی دکھ اور سکھ کا نام ہے۔ خوشیاں اور غم تو زندگی کے ساتھ ہیں۔ اور بہادری سے ان کا مقابلہ کرنے والا ہی زندگی کے میدان میں کامیاب ہوتا ہے۔

The end..❤️

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595